عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۶ | ۱۰ تا ۱۷ رشعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق ۸ تا ۱۵ رمئی ۲۰۱۷ء | شمارہ:۱۸

یورپ میں بڑھتا ہوا احساسِ کمتری

شبِ برأت

فضائل ومسائل

قادیانی فتنے کے نئے زاویے

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org

http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

’’میں نے لکھ کردے دیا ہے‘‘ سے طلاق کا حکم

س:......کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ: لڑکی والے میرے گھر آئے اور طلاق کا مطالبہ کرنے لگے، دو آدمی بطور گواہ میری طرف سے بیٹھے اور پھر میں نے یہ تحریر لکھ کردی: ’’لڑکی والے طلاق لے رہے ہیں، ان کی خواہش پر میں حق مہر پچیس ہزار روپے بھی ادا کررہا ہوں‘‘ کیا ان الفاظ سے طلاق ہوگئی؟ جبکہ ابھی تک میں نے مہر ادا نہیں کیا۔ ان الفاظ کو لکھتے ہوئے میری نیت یہ تھی کہ میں طلاق دے دیتا ہوں اور معاملات ختم کررہا ہوں، اس کے بعد سے میں نے لڑکی سے کوئی رابطہ نہیں کیا، خود اس لڑکی کا دو مرتبہ فون آیا اور کہنے لگی کہ میں نے رہنا ہے اور دوسری مرتبہ کہنے لگی: اگر طلاق دینی ہے تو دے دو گناہ تمہارے سر ہوگا، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے، اپنے بڑوں کو درمیان میں لاؤ تو فیصلہ کرلیتے ہیں، لیکن ابھی تک وہ لوگ نہیں آئے، دو مہینے بعد میرے سالے سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس کو کہا کہ میں نے لکھ کردے دیا ہے میری طرف سے ختم ہے معاملہ، میں نے اس کو نہیں رکھنا اور خود میں نے بھی اپنے بڑوں سے بارہا کہا ہے کہ معاملہ ختم کردو میں نے اس کو نہیں رکھنا، کیا اس صورت میں طلاق ہوگئی؟

ج:......سائل کا یہ لکھنا کہ: ’’لڑکے والے طلاق لے رہے ہیں ... ان کی خواہش پر میں حق مہر پچیس ہزار روپے ادا کررہا ہوں‘‘ ان الفاظ میں لڑکی والوں کی خواہش کا ذکر ہے، سائل کی طرف سے طلاق دینے کی خبر نہیں۔ اس لئے نیت طلاق کے باوجود ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوگی، اس کے بعد لڑکی کے بھائی کو سائل نے طلاق کی نیت سے جو یہ کہا کہ: ’’میں نے لکھ کردے دیا ہے میری طرف سے معاملہ ختم ہے، میں نے اس کو نہیں رکھنا۔‘‘ ان الفاظ سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور رجوع کے لئے دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہوگا۔ اسی طرح عدت کے بعد اگر لڑکی کسی دوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

دوسری شادی کے لئے بیوی کی اجازت

س:......رضوان شادی شدہ ہے اور ان کے سات بچے ہیں، جن میں چھ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے، تین لڑکیاں بالغ ہیں، تین لڑکیاں نابالغ اور ایک بیٹا بھی نابالغ ہے۔ رضوان صاحب دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں، کیا انہیں اپنی بیوی سے جو کہ ان کے نکاح میں ہیں زبانی یا تحریری اجازت کی ضرورت ہے؟

ج:......شرعاً دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری نہیں۔ اخلاقاً لینی چاہئے۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ:

’’دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی کی رضامندی شرعاً شرط نہیں، لیکن دونوں بیویوں کے درمیان عدل و مساوات رکھنا ضروری ہے، چونکہ عورتوں کی طبیعت کمزور ہوتی ہے اور گھریلو جھگڑا فساد سے آدمی کی زندگی اجیرن ہوجاتی ہے۔ اس لئے عافیت اسی میں ہے کہ حتی الوسع نہ کی جائے اور اگر کی جائے تو دونوں کو الگ الگ مکان میں رکھا اور دونوں کے حقوق برابر ادا کرتا رہے، ایک طرف جھکاؤ اور ترجیحی سلوک کا وبال بڑا ہی سخت ہے۔‘‘

حدیث شریف میں ہے کہ: ’’جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان برابری نہ کرے تو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ ساقط ہوگا اور مفلوج ہوگا۔‘‘ (مشکوٰۃ، ص:۲۷۹)

واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ — ۱۰ تا ۱۷ رشعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق ۸ تا ۱۵ رمئی ۲۰۱۷ء — شمارہ:۱۸

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مدارس دہشت گردی کے مخالف ہیں	۵	اداریہ
شب برأت... فضائل و مسائل	۷	مولانا نعیم الدین، لاہور
یورپ میں بڑھتا ہوا احساس کمتری	۱۰	مولانا سیّد محمد واضح رشید ندوی
مولانا عبدالواحد اخوند خلجیؒ	۱۲	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
معتمد و غیر معتمد تفاسیر (۱۴)	۱۳	مولانا افضل محمد یوسف زئی مدظلہ
دماغ سے کام لیں ورنہ ضائع ہو جائے گا	۱۶	ظفر علی
قادیانی فتنے کے نئے زاویے	۱۷	مولانا شاہ عالم گورکھپوری
رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام	۲۱	مولانا محمد سعد کامران، گجرات
تبصرۂ کتب	۲۳	مولانا سیّد محمد زین العابدین
مرزا قادیانی کا تعارف و کردار (۳۳)	۲۴	حافظ عبیداللہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سیّد شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت

حدیث قدسی ۳۳: حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ کہتا ہے: ''اے میرے رب! اور وہ گناہ کر چکا ہوتا ہے۔'' تو فرشتے کہتے ہیں: ''اے پروردگار! یہ اس کا اہل نہیں ہے۔'' مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تو اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کردوں۔ (حکیم، ترمذی) یہ بندہ اس کا اہل نہیں ہے یعنی آپ کو پکڑنے اور آپ سے خطاب کرنے کے یہ بندہ لائق نہیں ہے۔

حدیث قدسی ۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے چالیس سالہ لوگوں کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ان کی مغفرت کردوں گا، میں نے عرض کیا: جن کی عمر پچاس سال کی ہو جائے تو، ارشاد فرمایا: ان کی بھی مغفرت کردوں گا، پھر میں نے عرض کیا: ساٹھ برس والے ارشاد فرمایا: ان کو بھی بخش دوں گا، پھر میں نے عرض کیا اور ستر برس کی عمر والے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس بات سے شرماتا ہوں کہ جس بندے کی عمر ستر برس کی ہو جائے اور اس نے میری عبادت کی ہو اور میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو پھر بھی میں اس کو آگ کا عذاب کروں اور جو لوگ ۸۰ اور ۹۰ سال کے ہوں گے ان کو میں قیامت کے دن بلا کر کہوں گا: جس کو تم چاہو اور جس کو تم دوست رکھتے ہو جنت میں داخل کردو۔ (ابوالشیخ)

حدیث قدسی ۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنی وحدانیت اور بلند مرتبہ کی قسم اور اپنے عرش پر قائم ہونے کی قسم اور اپنی مخلوق کی اس احتیاج کی قسم جو اس کو میرے ساتھ ہے میں اپنے اس بندے اور اپنی اس بندی کو عذاب کرتے ہوئے شرماتا ہوں، جن کو اسلام میں بڑھاپا آ گیا ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ کا ذکر کرکے رونے لگے، آپ سے دریافت کیا گیا کہ: آپ کیوں روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس شخص پر روتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تو شرماتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں شرماتا۔ (رافعی)

اذان

س:...... کیا اذان فجر کے علاوہ کی اذانوں کے کلمات ترتیب وار مع ترجمہ کیا ہیں؟

ج:...... اذان فجر کے علاوہ کی تمام اذانیں چاہے نماز کے لئے ہوں یا پیچھے ذکر کردہ مقاصد کے لئے ہوں ایک جیسی ہی ہوتی ہیں، جن کے کلمات، ترتیب وترجمہ حسب ذیل ہیں:

اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں، اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں، حی علی الصلوٰۃ: آؤ نماز کی طرف، حی علی الصلوٰۃ: آؤ نماز کی طرف، حی علی الفلاح: آؤ کامیابی کی طرف، حی علی الفلاح: آؤ کامیابی کی طرف، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، اللّٰہ اکبر: اللہ (تعالیٰ) ہی سب سے بڑے ہیں، لا الٰہ الا اللّٰہ: اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

س:...... کیا اذان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اذان کی ریکارڈنگ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے؟

ج:...... نہیں! اذان دیئے جانے کے تمام موقعوں پر کسی نہ کسی انسان (عاقل، بالغ مرد) سے اذان دلوانی ہوگی۔ (جاری ہے)

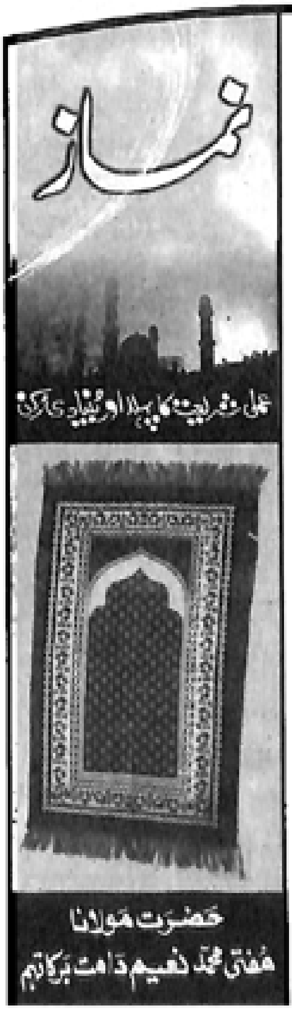

اداریہ

مدارس دہشت گردی کے مخالف ہیں

امام کعبہ شیخ صالح بن محمد ابراہیم آل طالب کا جمعیت علماء اسلام کے صد سالہ اجتماع اور بادشاہی مسجد لاہور میں نماز مغرب کے بعد خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہٖ الذین اصطفیٰ

نوشہرہ، لاہور (رپورٹنگ ٹیم + نیوز رپورٹر) امام کعبہ الشیخ صالح بن محمد ابراہیم نے کہا ہے کہ پوری اسلامی دنیا کی نظریں اس وقت پاکستان کی طرف ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے اور اسے عالم اسلام کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ اتحاد امت پر علماء کا اتفاق کفار کے فتنوں اور سازشوں کا جواب ہے۔ پاکستان کے علماء، عوام اور حکمران دہشت گردی کے خلاف سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہیں۔ وہ نوشہرہ میں جمعیت علماء اسلام کے صد سالہ اجتماع، بادشاہی مسجد لاہور میں نماز مغرب کی امامت اور بعد ازاں پاکستان علماء کونسل کے زیر اہتمام دارالافتاء کے دورے کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے جے یو آئی کے صد سالہ اجتماع کے آخری روز خطاب اور بعد ازاں دعا کرتے ہوئے کیا، پاکستان کے عوام، پاکستان کی حکومت اور تمام پاکستانی قائدین کو یہ بات ذہن نشین کرنا چاہئے کہ عالم اسلام اس وقت جن شدید مشکلات سے دوچار ہے ان تمام کی نظریں پاکستان پر ہیں، لہٰذا پاکستان کی حفاظت اور پاکستان کی ترقی پاکستان کے عوام پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے عوام اور پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ کشمیر، فلسطین، افغانستان، شام، عراق اور دیگر مسلم ممالک میں جاری انتشار کے خاتمے کے لئے تمام امت کو متحد ہونا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مشکلات ختم کرے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام پوری دنیا کے لئے امن اور خیر کا دین ہے۔ اسلام کا تعلق دہشت گردی یا فرقہ واریت سے نہیں جبکہ مدارس خیر کا سبب اور دین کی تعلیم پہنچا رہے ہیں۔ مدارس کی تعلیم دہشت گردی سے روکتی ہے۔ آج تمام مسلمان دہشت گردی کے خلاف ایک صف میں کھڑے ہیں۔ آج ہم متحد ہو کر تمام مقدس مقامات کی حفاظت کریں۔ پورے عالم کے مسلمان پاکستان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ حرمین کی حفاظت کے لئے پاکستان کا موقف غیر متزلزل ہے۔ اس اجتماع نے انسانیت کو امن کا پیغام دیا اور انسانیت کو پیغام خیر پہنچایا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ اجتماع آج ہمیں اس بات کا پیغام دے رہا ہے کہ قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ کہ ”آپس میں ایک دوسرے سے مت الجھو، تاکہ تم ناکام نہ ہو جاؤ“ اور قرآن کریم کی یہ آیت پیغام دے رہی ہے کہ یہ امت، امت واحدہ ہے اور یہی آج اس عظیم اجتماع کا پیغام ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اختلافات بھلا کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔

جمعیت علماء اسلام کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کتاب وسنت کی حفاظت کی۔ اسی طرح علماء کا تعلق حرمین شریفین کے ساتھ جس طرح قائم اور دائم ہے، یہی تعلق ان شاء اللہ! اس امت کے لئے خیر اور برکت کا ذریعہ بنے گا۔ امام کعبہ نے کہا کہ دہشت گردی سوسائٹی، معاشرے اور ملک کے اندر اقتصادی طور پر اسے مفلوج کرتی ہے، لہٰذا آج تمام مسلمان متحد ہو کر دہشت گردی کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ ہماری زندگی کی بنیاد اور

ترقی کا دارومدار قرآن اور سنت پر ہے اور قرآن وسنت ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے ذریعے ملی ہے، اگر صحابہ کرامؓ پر اعتماد ختم ہوگیا تو پھر سارا دین مجروح ہوجائے گا، اس لئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے درمیان رشتوں کو کاٹنے کی کوشش کی جارہی ہے، ان رشتوں کو ہم نے مضبوط بنانا ہے۔ مقدس مقامات کی حفاظت تمام مسلمانوں پر فرض ہے، یہ امت کے لئے رحمت ہے اور یہ ہمیشہ امت کے لئے رحمت رہے گا، ہر معاملے میں درگزر کرنا ضروری ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم مقدس مقامات کی حفاظت سے ہٹ جائیں ان کا دفاع تمام مسلمان اور عالم اسلام پر فرض اور واجب ہے، اس لئے اس پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا جائے گا۔ میں نے اجتماع کا ہیلی کاپٹر کے ذریعے جائزہ لیا۔ اس اجتماع نے ثابت کردیا ہے کہ مسلمانوں کے آج بھی حوصلے بلند ہیں اور مسلمان آج بھی امت کا درد اپنے سینوں میں رکھتے ہیں۔ امام کعبہ شریف نے دینی خدمات پر مولانا فضل الرحمٰن کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

امام کعبہ الشیخ صالح محمد بن ابراہیم آل طالب نے بادشاہی مسجد لاہور میں نماز مغرب کی امامت کی اور بعدازاں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اتحاد امت پر علماء کا اتفاق کفار کے فتنوں اور سازشوں کا جواب ہے، پاکستان کے علماء، عوام اور حکمران دہشت گردی کے خلاف سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہیں جبکہ پوری دنیا پاکستان کی دہشت گردی کے خلاف جنگ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج امت مسلمہ فتنوں اور سازش کا شکار ہے، خاص طور پر اہلسنت اس کا نشانہ بن رہے ہیں ایسے موقع پر ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اختلافات سے گریز کریں فساد، دہشت گردی ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے، انہوں نے کہا کہ دین اسلام اعتدال، اجتماعیت، سلامتی اور تعاون کا درس دیتا ہے جو غیر مسلموں سے بھی تعاون کا درس دیتا ہے، انہوں نے کہا کہ اسلام نے فساد اور دہشت گردی سے منع کیا ہے، آج مسلمان ممالک دہشت گردی کا بُری طرح شکار ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ دہشت گردی کے خلاف علماء، عوام اور حکمران ایک ہوچکے ہیں۔ امام حرم کعبہ کا کہنا تھا کہ پاکستان کا مضبوط ہونا پوری دنیا کے مسلمانوں کے مضبوط ہونے کے مترادف ہے۔ آخر میں امام کعبہ نے پاکستان کی سلامتی، اسلامی مقدس مقامات کی حفاظت اور مسجد اقصیٰ کی آزادی کے لئے دعا کروائی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

توہین مذہب کا جھوٹا الزام: امام کعبہ کی اہم وضاحت

امام کعبہ جسٹس صالح بن محمد بن ابراہیم آل طالب نے جان بوجھ کر توہین رسالتؐ کا جھوٹا الزام لگانے والوں کو بجا طور پر دل کی بیماری میں مبتلا قرار دیا ہے، جنہیں ہدایت کی توفیق نہیں ملتی۔ ایسے بددیانت اور سازشی لوگوں کے لئے انہوں نے سخت سزا کی ضرورت پر زور دیا۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ ہم یہ بھی قبول نہیں کرسکتے کہ کوئی ہماری مقدسات پر، عقیدے پر یا ہمارے اصول واقدار پر حملہ کرے۔ جیو کو دیئے جانے والے اپنے خصوصی انٹرویو میں امام کعبہ نے اس حقیقت کی نشاندہی کی کہ مسلمانوں کا مقابلہ طاغوت سے ہے اور یہ کہ فرقہ واریت کا پرچار کرنے والے کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ چالیس ملکی اسلامی اتحاد مسلمانوں کے آپس کے اختلافات دور کرنے میں کارگر ثابت ہوگا اور اس سے واضح ہوجائے گا کہ مسلمان دہشت گردی، فساد اور تشدد کا راستہ کسی طور بھی اختیار نہیں کریں گے۔ توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والوں کے حوالے سے امام کعبہ کی یہ وضاحت بلاشبہ قرآن وسنت کے احکامات کی بالکل درست ترجمانی ہے جس سے یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہے کہ کسی کو بے بنیاد طور پر توہین مذہب کا مرتکب قرار دینے والے گمراہ اور شرپسند ہوتے ہیں۔ طاغوتی قوتیں جو مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے کے درپے ہیں اور وہ ایسے مواقع کی تاک میں رہتی ہیں تاکہ اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے دینی تعلیمات سے لاعلم جذباتی عوام کو اپنے ناپاک ارادوں کی تکمیل کے لئے استعمال کریں۔ امام کعبہ کی جانب سے توہین مذہب کا جھوٹا الزام لگانے والوں پر سختی اور جہالت کی بنا پر ایسے کاموں میں شریک ہوجانے والے لوگوں کی تعلیم کی ضرورت واضح کرکے مسئلے کا جامع حل پیش کردیا ہے، جبکہ اسلامی اتحاد کے لئے کی جانے والی کوششوں کو کامیاب بناکر مسلم دنیا اپنے تمام مسائل حل کرسکتی ہے جس کی ضرورت کا اظہار امام کعبہ نے کیا ہے۔ مسلم ملکوں کے قائدین کو اس راستے کو ہموار کرنے کے لئے پورے اخلاص کے ساتھ جدوجہد کرنی چاہئے کہ اسی میں پوری امت مسلمہ کی فلاح ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۱۸؍اپریل ۲۰۱۷ء)

شب برأت..... فضائل ومسائل

مولانا نعیم الدین، لاہور

ماہِ شعبان کی فضیلت:

یوں تو ہر دن، ہر مہینہ، ہر سال ہی محترم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے مگر کچھ دن اور مہینے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاص فضیلت عطا کی ہے، ان میں سے ایک مہینہ شعبان المعظم کا بھی ہے اس مہینہ کی احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلام نے فرمایا: ”شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا۔“ (مسند فردوس دیلمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رجب المرجب کا مہینہ شروع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے ہیں: ”یا اللہ! رجب اور شعبان کے مہینے میں ہمارے لئے برکت فرما اور خیریت کے ساتھ ہم کو رمضان تک پہنچا۔“

(ابن عساکر، الدعوات الکبیر، ج:۲، ص:۱۴۳، مشکوٰۃ، ص:۱۲۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (شعبان میں) اتنے زیادہ روزے رکھتے کہ ہم کہتے کہ اب آپ افطار نہ کریں گے اور کبھی آپ افطار کیے جاتے (یعنی روزے ہی نہ رکھتے) یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے اور میں نے آپ کو کسی مہینہ میں شعبان کے مہینے سے زیادہ (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

(بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ، ص:۱۷۸)

اس حدیث کے پیش نظر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے کیوں رکھتے تھے؟ تو اس کی وجہ بھی حدیث میں موجود ہے، چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت اسامہؓ نے ایک مرتبہ آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو شعبان میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ: ”شعبان ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے لوگ اس کی فضیلت سے غافل ہیں، اس مہینہ میں اللہ رب العالمین کے حضور میں لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، میری آرزو یہ ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میرا شمار روزہ داروں میں ہو۔“ (نسائی، ج:۱، ص:۲۵۱)

شب برأت کی فضیلت:

ماہِ شعبان المعظم میں ایک رات آتی ہے جو بڑی فضیلت والی رات ہے، اس رات کے کئی نام ہیں: (۱) لیلۃ البراءۃ: یعنی دوزخ سے بری ہونے کی رات، (۲) لیلۃ الصک: یعنی دستاویز والی رات، (۳) لیلۃ المبارکۃ: یعنی برکتوں والی رات۔ عرف عام میں اسے ”شب برأت“ کہتے ہیں۔ شب کے معنی فارسی زبان میں رات کے ہیں اور برأت عربی کا لفظ ہے، جس کے معنی بری ہونے اور نجات پانے کے ہیں۔ یہ شعبان کی پندرہویں شب کو ہوتی ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس شب کی بڑی فضیلت آئی ہے، ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور قبیلۂ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ گناہ گاروں کی بخشش فرماتے ہیں۔“ (ترمذی، ج:۱، ص:۱۵۶ و ابن ماجہ، ص:۱۰۰) کہتے ہیں کہ عرب میں اس قبیلہ کے پاس تقریباً بیس ہزار بکریاں تھیں، اندازہ فرمایئے کہ بیس ہزار بکریوں کے کتنے بال ہوں گے؟ ان کا شمار کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اس رات میں اتنے لوگ دوزخ سے بری کیے جاتے ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ: ”جب شعبان کی پندرہویں شب آتی ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ میں اس کو بخش دوں، کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں، کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اسے (تکلیف) سے نجات دوں، کیا کوئی ایسا ہے کیا کوئی ایسا ہے؟ غرض تمام رات اسی طرح دربار رہتا ہے اور عام بخشش کی بارش ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ فجر ہوجاتی ہے (اور دربار برخاست ہوجاتا ہے)۔“ (فضائل الاوقات، ص:۱۲۵، شعب الایمان، ج:۳، ص:۳۸۳)

شب برأت میں کیا ہوتا ہے؟:

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”تمہیں معلوم ہے شعبان کی اس (پندرہویں) شب

میں کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے دریافت کیا یارسول اللہ! کیا ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اس رات میں یہ ہوتا ہے کہ اس سال میں جتنے پیدا ہونے والے ہیں وہ سب لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے اس سال مرنے والے ہیں وہ سب بھی اس رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس رات میں سب بندوں کے اعمال (سارے سال کے) اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں لوگوں کی (مقررہ) روزی اترتی ہے۔" (الدعوات الکبیر، ج:۲، ص:۱۴۶، مشکوٰۃ، ج:۱، ص:۱۱۵)

ایک اعتراض اور اُس کا جواب:

یہاں ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ روزی وغیرہ تو پہلے سے لوح محفوظ میں لکھی جاچکی ہے پھر اس کا کیا مطلب کہ اس شب میں انسان کو ملنے والی روزی لکھ دی جاتی ہے؟ اس اعتراض کا جواب علماء نے یہ دیا ہے کہ اس شب مذکورہ کاموں کی فہرست لوح محفوظ سے علیحدہ کر کے اُن فرشتوں کے سپرد کر دی جاتی ہے، جن کے ذمہ یہ کام ہیں۔ الغرض اس رات میں پورے سال کا حال قلم بند ہوتا ہے، رزق، بیماری، تنگی، راحت و آرام، دُکھ، تکلیف حتیٰ کہ ہر وہ شخص جو اس سال پیدا ہونے یا مرنے والا ہو اس کا وقت بھی اسی شب میں لکھ جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے حضرت عطاء بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ اس مہینے کی پندرہویں شب میں ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام) کو ایک رجسٹر دیا جاتا ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ پورے سال میں مرنے والوں کے نام اس رجسٹر سے نقل کر لو۔ کوئی آدمی کھیتی باڑی کرتا ہے، کوئی نکاح کرتا ہے، کوئی کوٹھی اور بلڈنگ بنوانے میں مشغول ہے، مگر اس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ میرا نام مُردوں کی فہرست میں لکا جاچکا ہے۔ (لطائف المعارف، ص:۱۴۸، مصنف عبدالرزاق، ج:۴، ص:۳۱۷)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پندرہویں شب میں معمول:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

"ایک رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور لباس تبدیل فرمانے لگے، لیکن پورا لباس اتارا نہ تھا کہ پھر کھڑے ہوگئے اور لباس زیب تن فرمایا۔ اس پر مجھے سخت رشک آیا اور گمان ہوا کہ آپ میری کسی سوکن کے یہاں جارہے ہیں، آپ کی روانگی کے بعد میں بھی پیچھے پیچھے چلی، یہاں تک کہ میں نے آپ کو "بقیع غرقد" (جنت البقیع) میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ مسلمان مرد وزن اور شہداء کے لئے مغفرت طلب فرمارہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں نے دل میں کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ اللہ کے کام میں مشغول ہوں اور میں دنیاوی کام میں لگی ہوئی ہوں، اس کے بعد میں لوٹ کر اپنے حجرہ میں آئی، میں لمبی لمبی سانس لے رہی تھی کہ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا عائشہ کیا بات ہے، سانس کیوں پھول رہا ہے؟ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تشریف لا کر لباس تبدیل فرمانے لگے، ابھی لباس اتارنے بھی نہ پائے تھے کہ دوبارہ لباس زیب تن کیا، اس پر مجھے رشک آیا اور خیال ہوا کہ آپ کسی اور زوجہ کے گھر تشریف لے جارہے ہیں تا آنکہ میں نے آپ کو قبرستان میں دعا میں مشغول دیکھا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر کوئی ظلم وزیادتی کرے گا؟ واقعہ یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے، انہوں نے کہا کہ آج شعبان کی پندرہویں شب ہے جس میں قبیلۂ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مغفرت فرماتے ہیں اور مشرک، کینہ ور، قطع تعلق کرنے والے، بدسلوک، غرور سے زمین پر لباس گھسیٹ کر چلنے والے، والدین کے نافرمان اور عادی شراب خور کی طرف اس شب نظر کرم نہیں فرماتے، اس کے بعد آپ نے لباس اتارا اور فرمایا: اے عائشہؓ شب بیداری کی اجازت ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان بصد شوق، چنانچہ آپ کھڑے ہوگئے اور عبادت کرنے لگے، دوران نماز ایک بڑا لمبا سجدہ کیا جس پر مجھے آپ کی قبض روح کا گمان ہوا، میں اٹھ کر آپ کو دیکھنے بھالنے لگی، میں نے آپ کے تلوؤں کو ہاتھ لگایا تو ان میں حرکت تھی، اس پر مجھے خوشی ہوئی، میں نے آپ کو سجدہ میں یہ دعا کرتے سنا:

"اعوذ بعفوک من عقابک، واعوذ برضاک من سخطک، واعوذبک منک جل وجھک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔"

صبح کو میں نے آپ سے ان دعاؤں کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دعاؤں کو یاد کرلو اور دوسروں کو بھی ان کی تعلیم دو کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ دعائیں سکھائیں اور کہا کہ سجدہ میں یہ مکرر سہ کرر پڑھی جائیں۔ (ماثبت بالسنۃ، ص:۱۷۳)

شب برأت میں کن لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی؟

بہت سی احادیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ کچھ بدنصیب لوگ ایسے ہیں کہ اس برکت والی رات میں بھی رحمت خداوندی سے محروم رہتے ہیں اور ان پر نظر عنایت نہیں ہوتی۔ ذیل میں ایسے بدقسمت لوگوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو: (۱) مشرک، (۲) جادوگر، (۳) کاہن و

نجومی، (۴) بغض اور کینہ رکھنے والا، (۵) جلاد، (۶) ظلم سے ٹیکس وصول کرنے والا، (۷) باجا بجانے والا اور اُن میں مصروف رہنے والا، (۸) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا، (۹) جوا کھیلنے والا، (۱۰) زانی مرد وعورت، (۱۱) والدین کا نافرمان، (۱۲) شراب پینے والا اور اُس کا عادی، (۱۳) رشتہ داروں اور مسلمان بھائی سے ناحق قطع تعلق کرنے والا۔

یہ وہ بدقسمت لوگ ہیں جن کی اس بابرکت رات میں بھی بخشش نہیں ہوتی اور رحمت خداوندی سے محروم رہتے ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے گریبان میں منہ ڈالے اور غور وفکر کرے کہ کہیں ان عیبوں میں سے میرے اندر تو کوئی عیب اور برائی نہیں، اگر ہو تو اس سے توبہ کرے اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرے، یہ خیال نہ کرے کہ میرے اتنے اور ایسے گناہ کیسے معاف ہوں گے، یہ شیطانی خیال ہے۔

پندرہویں شعبان کے روزہ کا حکم:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے، خاص طور پر پندرہویں شب کے روزے کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ: ’’جب شعبان کی پندرہویں شب آئے تو رات کو قیام کرو (یعنی نمازیں پڑھو) اور (اگلے) دن کا روزہ رکھو۔‘‘ (ابن ماجہ)

شب برأت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کن کاموں سے بچنا چاہئے:

۱:... اس رات میں قیام کرنا یعنی نوافل پڑھنا مستحب ہے۔

۲:... قبرستان جانا اور مسلمان مرد وزن کے لئے ایصال ثواب کرنا مستحب ہے۔

۳:... اگلے دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

اس شب میں صلوٰۃ التسبیح پڑھیں، تہجد پڑھیں اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ عشاء اور فجر کی نماز ضرور جماعت کے ساتھ ادا کریں ایسا نہ ہو کہ نفلوں میں تو لگے رہیں اور فرائض چھوٹ جائیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اکیلے قبرستان گئے تھے، اس لئے اکیلے جائیں اور صرف مرد جائیں، عورتیں نہ جائیں، عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں۔

بہتر ہے کہ شعبان کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ ار تینوں دن کے روزے رکھ لئے جائیں انہیں ’’ایام بیض‘‘ کہتے ہیں اور ان دنوں میں روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے۔

اس شب میں آتش بازی ہرگز نہ کی جائے، اس کا سخت گناہ ہے اور یہ ہندوؤں کا کام ہے نہ کہ مسلمانوں کا، چراغاں نہ کیا جائے، کیونکہ اول تو یہ شریعت سے ثابت نہیں دوسرا اس میں اسراف ہے۔ بہت سے لوگ اس شب میں بجائے عبادت کے حلوے مانڈے میں مصروف ہوجاتے ہیں شریعت سے اس شب حلوہ وغیرہ پکانے کا کوئی ثبوت نہیں۔ بہت سے لوگ مسجد میں اکٹھے ہوکر شور وغوغا کرتے ہیں اس سے بچا جائے، اس کا سخت گناہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نفلی عبادت خفیہ کی جائے کہ دوسرے کو پتہ نہ چلے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اس شب میں اس طرح مسجد میں اکٹھے نہیں ہوتے تھے سب اپنے گھروں میں ہی عبادت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆..........☆☆

ناموس رسالت قانون کو کسی صورت چھیڑنے نہیں دیں گے: مولانا فضل الرحمٰن

مردان یونیورسٹی واقعے کو بنیاد بنا کر سیکولر طبقے نے انسداد توہین رسالت قانون میں تبدیلی کی سازشیں شروع کردی ہیں

تحریک انصاف نے خیبر پختونخوا کو پسماندگی کی طرف دھکیل دیا، دینی جماعتوں کا اتحاد قوم کی خواہش ہے: خطاب

لکی مروت (خبر ایجنسیاں) جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ مردان یونیورسٹی واقعے کو بنیاد بنا کر سیکولر طبقے نے انسداد توہین رسالت قانون میں تبدیلی کی سازشیں شروع کردی ہیں، ہم ان عناصر پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم یا اس کو چھیڑنے کی اجازت کسی صورت نہیں دی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے خیبر پختونخوا کے ضلع لکی مروت میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عبدالولی خان یونیورسٹی مردان میں ہونے والے واقعے کو بنیاد بنا کر سیکولر اور مغرب زدہ طبقہ ایک بار پھر توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کرنے کی سازشیں کررہا ہے، ہم ان عناصر پر یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی یا نظرثانی کو کسی صورت تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی نے خیبر پختونخوا کو پسماندگی کی طرف دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی جماعتوں کا اتحاد پوری قوم کی خواہش ہے اور اس سلسلے میں دیگر جماعتوں سے رابطے میں ہیں جلد ہی مرکزی شوریٰ کا اجلاس بلا کر دینی جماعتوں کے اتحاد اور آئندہ الیکشن کے لئے لائحہ عمل تیار کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی راہداری کا منصوبہ ملک کی معاشی ترقی کا ضامن ہے اور اس میں جنوبی اضلاع کو بھی شامل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ لکی مروت میں پسماندگی کی ذمہ داری روایتی سیاستدانوں کی وجہ سے ہے، حکومت کی کوشش ہے کہ بجلی کے نئے منصوبے لگا کر بجلی بحران پر قابو پاسکے۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم ایک متنازعہ منصوبہ ہے ہم اس کی تعمیر میں کوئی کردار ادا نہیں کرسکتے ہیں۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۹؍اپریل ۲۰۱۷ء)

یورپ میں بڑھتا ہوا احساس کمتری!

مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

دور جدید میں مسلمانوں کو من حیث القوم مشکلات اور مصائب کا جتنا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اتنا کسی دوسری قوم یا مذہب کے ماننے والوں کو نہیں کرنا پڑا۔

مسلمانوں کو مختلف عنوانات اور مختلف بہانوں سے مصائب میں مبتلا کیا جا رہا ہے اور ان کے مسائل کو حل کرنے کے بجائے پیچیدہ بنایا جا رہا ہے، وہ جہاں اکثریت میں ہیں وہاں کی حکومتوں کو ان کے خلاف مجبور کیا جاتا ہے اور دہشت گردی اور انتہا پسندی کا خطرہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ وہ اصلاحی اور تربیتی کوششوں کو طاقت استعمال کر کے روکیں، جس کی وجہ سے نہ کوئی مدرسہ محفوظ ہے، نہ مسجد، نہ کارخانہ، نہ تجارت، ہر جگہ دین اسلامی کی بیخ کنی کی تدبیریں اختیار کی جاری ہیں، ارباب سیاست اور اہل قلم جو اپنے آپ کو انسانیت کا علمبردار قرار دیتے ہیں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں، اسلامی شعائر کا مذاق اڑاتے ہیں اور عوام و خواص کو اسلامی ذہن سے خوفزدہ کرتے ہیں۔

اس اسلام مخالف رویہ کی وجہ سے جو بعض وقت اسلام مخالف تحریک کا رنگ اختیار کر لیتی ہے، مسلم نوجوانوں کی بڑی تعداد خود مسلم ملکوں میں اذیت میں مبتلا ہے اور وہ اپنے ہی ملک میں بے بس ہے، دین بیزار اور مغرب زدہ عناصر اس پر حاوی ہو گئے ہیں، قومی پریس کا رویہ معاندانہ ہے، اسلام کے خلاف مضامین، تصویروں اور کارٹونوں کی اشاعت ہوتی ہے اور اس کو آزادی رائے اور آزادی صحافت کا نام دیا جاتا ہے، لیکن اگر کوئی اس پر اظہار نفرت کرے اور عوام کے جذبات کی غلط ترجمانی قرار دے تو اس کو کٹرپن، قدامت پرستی کہہ کر غیر قانونی اقدام قرار دیا جاتا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس موقف کی نفسیات کا اگر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا سبب احساس کمتری ہے اور اسلام کی شان و شوکت اور اس کی قوت اور پھیلنے کی صلاحیت سے خوف ہے جو مغربی دنیا پر صدیوں سے چھایا ہوا ہے، یورپ اپنے احساس کمتری کا اس طرح اظہار کرتا ہے کہ مسلمانوں کی ایسی تصویر پیش کی جائے جس سے خود مسلمانوں میں احساس کمتری پیدا ہو اور دنیا کے ذہن سے ان کا رعب نکل جائے اور ان کے مخالف ان پر جری ہو جائیں، وہ اسلام کو تنگ نظر اور مسلمانوں کو پسماندہ حال بنا کر پیش کرتے ہیں اور اس کی کوشش کرتے ہیں کہ عالم اسلام میں ایسے حالات پیش آئیں جن سے یہ تصویر سامنے آئے، وہ مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے مشتعل کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ جذبات سے مغلوب ہو کر کوئی ایسا اقدام کریں جس سے ان کی جذباتیت ظاہر ہو، ان کو ان کے جائز حقوق سے محروم کیا جاتا ہے، ان کو تعلیم سے دور رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے، ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ان کے پسماندہ حلقوں کے ایسے مناظر پیش کئے جاتے ہیں جس سے یہ تصور ہو کہ پوری مسلم قوم اس حال میں ہے۔

احساس کمتری یا احساس ناکامی ایسا مرض ہے کہ جو اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے، اس کو کسی کروٹ سکون نہیں ملتا، کسی لمحہ اس کو قرار نہیں آتا اور ہر وقت وہ اپنے آپ کو خطرات کے منہ میں تصور کرتا ہے، یہی حال اس وقت دنیائے مغرب کا ہے وہ دنیا پر غالب رہنے کے باوجود خوفزدہ ہے، اسے ہر جگہ اسلام کا بارعب چہرہ نظر آتا ہے، وہ نماز کے منظر سے ڈرتا ہے، وہ مسجد کے میناروں سے خوفزدہ ہے، اسے مدرسوں سے ڈر لگتا ہے، اسے نقاب سے انقلاب کے آثار نظر آتے ہیں اور اس کے اعصاب جواب دینے لگتے ہیں، اس کے اہل قلم ہفوات بکنے لگتے ہیں اور مغربی تہذیب کے قلعے لرزتے نظر آتے ہیں، یہ حقیقت ہے کہ احساس کمتری کی چھوت سے کسی کو گلوخلاصی نہیں، افراد ہوں یا جماعتیں، قبائل ہوں یا خاندان، دانائی و فرزانگی کے ٹھیکیدار ہوں یا محنت و مشقت کی چکیوں میں پسنے والے مزدور پیشہ لوگ، کسی کو اس کے ظالم ہاتھوں سے چھٹکارا نہیں، چنانچہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جو اس لعنت میں گرفتار ہوتا ہے اس کو اپنے حریف کے نقائص اور اس کی برائیوں کی تلاش شروع ہو جاتی ہے وہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے ہر وقت وہ اس فکر کے ایندھن میں جلتا رہتا ہے کہ وہ کیسے اس کو شکست دے اور کیسے وہ ناکامیوں کا قلادہ اس کی گردن میں ڈالے، وہ اپنی اس ناپاک مہم کو انجام دینے کے لئے جائز اور ناجائز طریقے اختیار کرتا ہے اور اس میں اپنے خواب کی تعبیر سمجھتا ہے، اگر زمانہ نے مساعدت کی اور قسمت نے یاوری کی اور اس کو موقع

ہاتھ آ گیا تو وہ چوکتا نہیں، بلکہ اس صورت میں اس کا موقف نہایت جارحانہ اور وحشیانہ ہوتا ہے۔

یورپ کو اپنی طویل تاریخ میں مسلمانوں سے دینی، سیاسی اور اقتصادی میدان میں جو تلخ تجربات ہوئے ہیں اس کی وجہ سے جوش انتقام میں سارے اقدار کو پامال کئے دے رہا ہے اور جوش انتقام میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے اور خاک کے ڈھیر میں تبدیل کرنے کے لئے کوشاں ہے اور اس سلسلہ میں بھی اس کی مہم بہت تیز ہے تاکہ اسلام کا نظام حیات دوبارہ دنیا پر اپنا تسلط نہ جما سکے اور یورپ کی ملحدانہ تہذیب جو سسکیاں لے رہی ہے دم نہ توڑ دے۔

مسیحی طاقت اور یہودی دماغ نے علم اور فکر کے راستے سے اسلام پر حملہ کیا، اس سے اس کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ اسلام سے مسلمانوں کا رشتہ کمزور پڑ جائے، بلکہ یوں کہیے کہ منقطع ہو جائے، اس لئے اس کی کوشش کی کہ مسلم بچوں کی ایسی نشو ونما ہو کہ وہ مغربی افکار کے حامل اور الحاد و لادینیت کے سانچے میں ڈھل جائیں، اسلام سے بیزار اور برگشتہ ہوں، یورپ کی سامراجی حکومتوں نے طاقت کے زور پر اپنے عہد حکومت میں اس ناپاک اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی، مستشرقین اور عیسائی مبلغوں نے اس کام کو آگے بڑھانے اور اس مہم کو تیز رکھنے میں اہم کردار ادا کیا، ان سامراجی حکومتوں کا جوش انتقام اس پر ٹھنڈا نہ ہوا بلکہ انہوں نے قومی، وطنی اور لسانی عصبیت کا صور پھونک کر مسلمانوں کی جمعیت اور ان کے شیرازہ کو منتشر کرنے کی بھی کوشش کی، کسی حد تک ان کو اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی اور لسانی، قومی عصبیت کی آگ نے مسلمانوں کے اتحاد کے شیرازہ کو خاکستر کر دیا۔ ایک طرف مغربی دنیا کی طرف سے سازشوں کا یہ جال بچھایا جا رہا تھا۔ دوسری طرف خدا کی قدرت قاہرہ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنی ان ریشہ دوانیوں کے پھندے میں گرفتار ہوں:

”ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین“

چنانچہ اس نے اسلام کی حفاظت و بقا کے لئے ایسے مردان کار کو میدان میں اتارا جنہوں نے اپنی فہم و فراست اور ایمان کی روشن قندیل سے اسلام کی حفاظت اور اس امت کی نگہبانی کی اور مغربی تہذیب کی خامیوں کو دنیا کے سامنے اجاگر کیا، انہوں نے کھل کر اس پر تنقید کی اور اس کی کمزوریوں اور سامراج کی انسانیت سوز حرکتوں کو عیاں کیا، دنیائے یورپ کو اب اس کا احساس ہو چلا ہے کہ جس طرح وہ آج سے بہت پہلے عسکری صلیبی جنگوں میں ناکامی کے دہانے پر کھڑا ہے اور وہ اسلام جس کو اس نے اپنے اقتدار سے محروم کرنے کی کوشش کی بہت تیزی کے ساتھ لوگوں کے قلوب اس کا نشیمن بنتے جا رہے ہیں اور اسلام کی محبوبیت اور مقبولیت کا ایسا رجحان عام پایا جا رہا ہے کہ جن قوموں کو اسلام کی شاہراہ سے ہٹا کر کفر و الحاد کی تنگ و تاریک گلیوں میں ڈالا گیا تھا وہ نئے عزائم، نئے حوصلوں اور امنگوں کے ساتھ پھر اسلام کی شاہراہ کی طرف اپنا رخ موڑ رہی ہیں، ان حالات نے مغربی ممالک کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کوئی نیا محاذ کھولیں، اسلام ممالک میں جو عیسائی مشنریاں کام کر رہی ہیں، ان کی رپورٹوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی بیداری کی لہر تیزی سے پھیل رہی ہے، یہاں تک کہ وہ ممالک جن کو پسماندہ کہا جاتا ہے وہاں کے لوگ بھی مشنریوں کے بے دریغ وسائل استعمال کرنے کے باوجود عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کی طرف زیادہ مائل ہو رہے ہیں خود دیار یورپ میں بھی اسلام کے نئے نئے شگوفے کھل رہے ہیں، اصحاب فکر اور ارباب سیاست اسلام کا مطالعہ کر کے اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور یہ بات اس کی عقل کی گرفت میں نہیں آ رہی ہے کہ ہر جگہ مسلمان مظلوم اور مقہور ہیں، لیکن ان کے جوش دینی کا حال یہ ہے کہ وہ ایمان کی راہوں پر مر مٹنے کو متاع حیات سمجھتے ہیں، مغرب کے لوگ اس معمہ کو حل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں جو ایک مرد مومن کی نگاہ میں کوئی معمہ نہیں کیونکہ اس کو اس بات پر کامل اذعان و ایقان حاصل ہے کہ یہ خدا کا پسندیدہ دین اور مذہب مختار ہے اور وہ اپنے دین کو پوری دنیا کے اندر غالب کر کے رہے گا۔

مغرب نے اسلام کو دبانے کی ہر کوشش کی لیکن اسلام کا سدا بہار درخت آج بھی وہی برگ و بار لانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہزار اس کو قیود کے آہنی شکنجوں میں جکڑا جائے لیکن اس کی جو ابھرنے کی فطرت ہے اس کا ظہور ہو کے رہے گا:

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

اور اس لئے بھی کہ مغرب کا رویہ ہمیشہ جابرانہ اور ظالمانہ رہا ہے اور یہ کلیہ ہے کہ ظلم کی ناؤ سدا نہیں چلتی اور نہ ہی اس کا درخت پنپتا ہے بلکہ ظلم کا انجام برابر اس کا منہ کالا ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ردعمل کی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے جس سے بڑے بڑے انقلاب رونما ہوئے ہیں، دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ نپولین نے جب مصر پر حملہ کیا تو سارے عرب جاگ گئے اور ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا، یورپ نے جب اسلامی دنیا پر صلیبی جنگ چھیڑی تو مسلم دنیا میں ایسے حوصلہ مند پیدا ہوئے، جنہوں نے یورپ کا منہ موڑ دیا، مغربی سامراج نے جب اسلامی دنیا پر قبضہ کیا تو ایسے جانباز پیدا ہوئے جنہوں نے سامراجیوں کو نکلنے پر مجبور کر دیا، اس لئے وہ دن دور نہیں کہ جب اس نئی صلیبی جنگ سے ساری دنیا کے مسلمان بیدار ہو جائیں، مغرب کو اپنی فرزانگی پر ناز ہے لیکن اس کی سوچ کی اساس نہایت ہی بودی اور

کمزور ہے، اس کا یہ تصور کرنا کہ مسلمانوں کی راہوں میں کانٹے بچھا کر ان کو آگے بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے، اسلام سے ان کے تعلق کو ختم کیا جاسکتا ہے، لیکن شاید اس کو یہ معلوم نہیں کہ اس جدید جنگ کی وجہ سے ساری دنیا کے مسلمان جاگ گئے ہیں، ان کو اپنے اور پرائے کا ادراک ہوگیا ہے، باطل اور طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزمائی اور اس سے آنکھیں ملانے کے لئے تیار ہورہے ہیں، ان کے اندر یہ شعور جاگ گیا ہے کہ مغرب ان پر اپنا تسلط جما کر ان کو کمزور کرنا چاہتا ہے، اس لئے مغرب کے ظالمانہ نظام اور آہنی شکنجوں سے رہائی کی کوششیں جاری ہیں، یہ بیداری کی لہر ساری دنیا کے مسلمانوں میں جاری وساری ہے، امید قوی ہے کہ اس کے نتیجے میں اسلام کی بازگشت کا وہ دروازہ کھلے گا جو بڑی بڑی تحریوں اور دعوتی کوششوں سے نہ کھل سکا تھا اس لئے کہ موجودہ مسائل ایک مسلمان کو یہ سوچنے پر مجبور کررہے ہیں کہ آخر اس کو ظلم وستم کی بھٹی میں کیوں تپایا جارہا ہے کیا صرف اس لئے کہ وہ مسلمان ہے؟ ☆☆☆

مولانا عبدالواحد اخوند خطی

(پیدائش: ۱۹۴۴ء، وفات: یکم اپریل ۲۰۱۷ء)

مولانا عبدالواحد چمن میں پیدا ہوئے۔ اخوند قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے چمن، اکوڑہ خٹک، خیرالمدارس ملتان میں تعلیم حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف دارالعلوم کراچی سے کیا۔ حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹکؒ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا رشید احمد لدھیانویؒ، مولانا سلیم اللہ خانؒ، مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا رفیع عثمانی ایسے نابغہ روزگار حضرات سے آپ نے علم حاصل کیا۔

آپ کو اعزاز حاصل تھا کہ پاکستان وافغانستان کے پختون حجاج کو احکام حج بتانے کے لئے دوسال سعودی گورنمنٹ نے حرمین شریفین میں آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھایا۔ مولانا عبدالواحد قندھاری جامع مسجد مرکزی کوئٹہ میں ۱۹۷۱ء سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ آپ نے تمام دینی تحریکوں (تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ، ذکری فرقہ کے خلاف تحریک) میں حصہ لیا۔ اس دوران میں متعدد بار قید وبند کے مراحل سے بھی گزرے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر، پھر امیر اور مرکزی شوریٰ کے دم واپسیں تک ممبر رہے۔ مولانا عبدالواحد صاحب پشتو زبان کے ہر دلعزیز شعلہ نوا خطیب تھے۔ شہادت حسینؓ آپ کا پسندیدہ موضوع تھا۔ جب اسے بیان کرتے تو سماں باندھ دیتے۔ اجتماع کا ہر سامع دیدہ نم ہوجاتا۔ بسا اوقات بات آہ وفغاں سے آگے نکل کر شام غریباں پر جا پہنچتی۔ آپ کی تقریروں کی کیسٹیں قندھار تک فروخت ہوتیں۔ مولانا محمد امیر بجلی گھرؒ اور مولانا عبدالواحدؒ پشتو زبان کے مقبول عوامی خطیب مانے جاتے تھے۔ مولانا عبدالواحد صاحبؒ نے بلوچستان، ٹنڈو آدم، جنوبی وزیرستان، پشاور، فیصل آباد، ایبٹ آباد، لاہور، سکھر، ملتان تک ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔ چناب نگر میں تو ان کا بڑے اہتمام سے خطاب ہوتا تھا۔

مولانا کی عنداللہ محبوبیت وقبولیت کا یہ عالم تھا کہ قبائل کے تنازعات کے حل کے لئے لوگ جرگوں میں آپ کو بلاتے۔ خود حکومت بھی بعض تصفیہ طلب کیسوں کے لئے درخواست کرتی۔ مولانا کی کسی بھی جرگہ میں شرکت اس جرگہ کی کامیابی کی دلیل سمجھی جاتی تھی۔ آپ ہمیشہ اخلاص سے حق وصداقت کا ساتھ دیتے۔ آپ کی سادگی، حق پرستی، علم وخطابت اور نیکی واخلاص رنگ لاتا۔ جہاں جاتے لاینحل مسائل میں بھی کامیابی آپ کے قدم چومتی۔

مشہور ہے کہ ایک بار ان کا بیان سن کر مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحبؒ نے ان سے فرمایا: ''آپ کے بیان میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مرجوح روایات بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی رونا آجاتا ہے۔''

قریباً نصف صدی آپ نے اسلام کی تبلیغ کی۔ نہیں یاد کہ کسی داعی نے آپ کو بلایا ہو اور آپ نے انکار کیا ہو۔ سرکاری کاموں کے لئے، جرگہ کے لئے، بیان وخطاب کے لئے جس نے دعوت دی آپ نے قبول فرمائی۔ آپ کے اس ایثار نے آپ کو ہر دلعزیز رہنما بنادیا تھا۔ ایک بار علماء کرام کا اجلاس تھا۔ مولانا عبدالستار خان نیازی مع وفاقی وزیر مذہبی امور، نواز شریف وزیراعظم موجود تھے۔ آپ نے فرمایا۔ پشاور، کراچی، اسلام آباد، ملتان، لاہور سے حجاج جدہ ڈائریکٹ فلائٹس سے جاتے ہیں۔ کوئٹہ والوں کا کیا قصور ہے کہ ہمیں کوئٹہ سے بس کے ذریعہ کراچی جاکر جدہ کے لئے جہاز ملتا ہے۔ کوئٹہ سے جدہ کے لئے ڈائریکٹ فلائٹس کا کیوں انتظام نہیں کیا جاتا۔ آپ کے اخلاص بھرے مطالبہ کو شرف قبولیت ملا کہ کوئٹہ سے جدہ کے لئے ڈائریکٹ فلائٹس شروع ہوگئیں۔

مولانا عابد وزاہد آدمی تھے۔ سفر وحضر میں تہجد قضا نہ ہوتی تھی۔ مولانا نے بھرپور زندگی گزاری۔ آخری سالوں میں پہلے گھٹنوں کا درد، پھر سوئے ہضم کی تکلیف ہوئی۔ آخری بار کچھ دن ہسپتال بھی رہے۔ گھر والے گواہ ہیں کہ حسن خاتمہ ہوا۔ حق تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ کوئٹہ میں آپ کا جنازہ آپ کے صاحبزادہ نے پڑھایا۔ بہت بڑا جنازہ ہوا۔ چمن میں آپ کے بھائی نے جنازہ پڑھایا۔ دس بجے دن فوت ہوئے۔ رات گیارہ بجے منوں مٹی کے نیچے رحمت حق کے سپرد کردیئے گئے۔ حق تعالیٰ کی رحمت ان کی قبر مبارک پر سدا برستی رہے۔ آمین! وہ کیا گئے کہ تاریخ کا ایک سنہری باب اختتام کو پہنچا۔

(حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ)

معتمد اور غیر معتمد تفاسیر

آج کل جدیدیت کا دور ہے، عصری اداروں کا پروردہ ہر چیز میں جدت کا متقاضی ہے، اس چیز کو دیکھتے ہوئے کئی ایک ملحدین اور متجددین نے تفسیر بالرائے کو اپنا وطیرہ بنایا اور وہ تفسیریں عصری علوم کے حاملین وطالبین کے نظر میں پسندیدگی کی سند لینے لگی، جس سے سادہ لوح مسلمان بھی ان کے دام تزویر میں آنے لگے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا فضل محمد صاحب (استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی) نے ان تمام ملحدین اور متجددین کی تفسیروں کو سامنے رکھ کر قرآن وسنت کی نصوص، صحابہ کرامؓ کے اقوال اور ائمہ مجتہدین کی تصریحات کی روشنی میں ان کے ابطال اور ان کی تفسیر بالرائے کے نقصانات کو واضح فرمایا۔ چونکہ یہ مضمون اپنے موضوع کی بنا پر طویل ہو گیا تو انہوں نے اس کا نام "معتمد اور غیر معتمد تفاسیر" رکھ کر اسے کتابی شکل میں شائع کردیا۔ افادۂ عام کی غرض سے اس مضمون کو قسط وار ہفت روزہ "ختم نبوت" میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

(۱۴)

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ

تبصرہ:

چوہدری غلام احمد پرویز ۱۹۸۵ء میں مرگیا تھا۔ ان کی کفریات قارئین کے سامنے دوٹوک الفاظ میں بالکل واضح ہیں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے مجھے جب ان کی تفسیر القرآن میں ان کی غلطیوں کے نکالنے کی ضرورت پڑی تو میں حیران رہ گیا کہ یہ شخص تو قرآن میں بہت عمدہ عقائد کا اظہار کررہا ہے توحید کا اعلان کررہا ہے ان پر علماء نے کفر کا فتویٰ کیسے لگایا ہے پھر مجھے ان کی تفسیر "مطالب الفرقان" ملی اس میں انہوں نے اپنے کفریات بھردیے ہیں اس کے بعد مجھے "برصغیر میں قرآن فہمی کا تنقیدی جائزہ" نام کی کتاب ملی اس کو جب میں نے دیکھا تو ایسا مواد ملا جو میں نے ہدیہ ناظرین کردیا ہے جس پر تبصرہ کی ضرورت نہیں اپنی تفسیروں کے مقدمات میں بھی انہوں نے بہت غلط انداز اختیار کیا ہے۔ میں چوہدری غلام احمد پرویز کے لیے بھی وہی شعر سناتا ہوں۔

مشرقی ومغربی تعلیم حاصل کر کر
بن کے علامہ دہاں جہل ونادانی نہ بن

مولانا وحید الدین خان کی تفسیر

مولانا وحید الدین خان صاحب اب بھی زندہ ہے اور اس نے قرآن کی تفسیر لکھی ہے جس کا نام انہوں نے "تذکیر القرآن" رکھا ہے اس نے بھی عام مفسرین کے منہج کو چھوڑ رکھا ہے بلکہ اس وقت وہ عام مسلمانوں کی ہمدردی کے بجائے ہندوستان کے متعصب ہندو تنظیموں شیوسینا، آر ایس ایس اور ہندو پریشد کی حمایت اور ہمدردی میں لگا ہوا ہے کبھی کبھی ان کے بتوں کے سامنے بھی آداب بجالاتے ہیں پٹنہ میں اس نے سرسوتی بت کے سامنے سر جھکایا اور قشقہ لگایا "ماہنامہ زندگی" نے اس کو تصویر کے ساتھ شائع کیا تھا یہ شخص پاکستان کا بہت بڑا دشمن ہے اس کا ایک ماہنامہ پرچہ الرسالہ کے نام سے شائع ہوتا ہے جس میں پاکستان اور اسلام کے خلاف بہت کچھ چھپتا ہے اس کی تفسیر میں انہوں نے قرآن عظیم کے عموم کو نظر انداز کیا ہے صرف تذکیر ودعوت کو قرآن کا محور قرار دیا ہے عام مفسرین کی شرائط تفسیر کو وحید الدین خان اس طرح ٹھکراتے ہیں، کہتے ہیں: "اہل فن نے قرآن کی تفسیر کے لیے چودہ علوم پر مہارت ضروری بتائی ہے۔ لغت، نحو، صرف، اشتقاق، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم قرأت، علم عقائد، اصول فقہ، اسباب نزول، علم ناسخ ومنسوخ، علم فقہ، روایات، علم وہبی، یہ تمام غیر ضروری شرائط ہیں حقیقت یہ ہے کہ قرآن فہمی کے لیے صرف دو چیزوں کی ضرورت ہے ایک ایمان، دوسرے عربی زبان۔" (بحوالہ الرسالہ جون ۱۹۸۱ء)

وحید الدین خان پاک و ہند میں اس وقت جہاد کا نمایاں دشمن ہے قرآن عظیم سے جہادی آیات ہٹانے سے عاجز ہے ورنہ وہ اس کے لیے بھی تیار ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمان نوجوانوں کو وحید الدین خان وغیرہ کے غلط نظریات سے بچائیں آمین۔

تفسیر میں مولانا حمید الدین فراہی کا نظریہ

مولانا حمید الدین فراہی ۱۸۶۳ء میں ہندوستان کے ضلع اعظم گڑھ کے ایک گاؤں "پھریہا" میں پیدا ہوئے "فراہی" کی نسبت اسی پھریہا کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ مولانا حمید الدین فراہی نے ابتدائی تعلیم گھر پر اپنے علاقے میں حاصل کی قرآن حفظ کیا، اور عربی زبان زیادہ تر علامہ شبلی نعمانی سے سیکھی پھر کچھ عرصہ کے لیے مولانا عبدالحیٔ لکھنوی کے درس میں شریک ہوئے لیکن طبعی مناسبت نہ ہونے کی وجہ سے لکھنو چھوڑ کر لاہور آگئے اور مولانا فیض الحسن سہارنپوری کے پاس عربی سیکھنے کے لیے پہنچے جب عربی ادب اور دینی علوم کی تحصیل سے فراغت ہوئی تو ۱۳۰۰ھ میں انگریزی سیکھنے کے لیے علی گڑھ میں داخل ہوئے تعلیم سے فراغت کے بعد سب سے پہلے "مدرسۃ الاسلام" کراچی میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے پھر کراچی چھوڑ کر ۱۹۰۰ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں پروفیسر ہوئے پھر یہاں سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں پرنسپل مقرر ہوئے آخر کار یہاں سے بھی استعفیٰ دیکر مدرسۃ الاصلاح ضلع اعظم

گڑھ آ گئے ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۰ء تک یہیں پر رہے اور یہیں پر انتقال ہوگیا۔ (بحوالہ برصغیر میں قرآن فہمی کا تنقیدی جائزہ ص:۱۰۵)

یاد رہے مولانا شبلی نعمانی مولانا فراہی کے پھوپھی زاد بھی تھے اور نگران استاد بھی تھے۔

مولانا حمید الدین فراہی کے عمومی حالات

مولانا حمید الدین فراہی کے خاص شاگرد امین احسن اصلاحی صاحب نے فراہی صاحب کی زندگی کے مختلف گوشوں پر عقیدت کے ساتھ اظہار خیال فرمایا ہے مولانا فراہی کی تفسیر نظام القرآن کی ابتداء میں مولانا امین احسن اصلاحی نے فراہی کی زندگی پر یوں روشنی ڈالی ہے:

''عربی اور دینی علوم سے فارغ ہونے کے بعد کم وبیش بیس سال کی عمر میں مولانا انگریزی زبان کی تحصیل کے لیے علی گڑھ کالج میں داخل ہوئے سرسید احمد خان نے خود انگریز پرنسپل کو سفارشی خط لکھا اور مولانا فراہی کی اہمیت کا ذکر کیا علی گڑھ میں مولانا نے انگریزی اور دوسرے علوم کے ساتھ ساتھ خاص توجہ کے ساتھ فلسفہ جدیدہ کی تحصیل کی اور اس میں امتیاز حاصل کیا اس زمانہ میں علی گڑھ میں فلسفہ کے پروفیسر انگریز مستشرق ڈاکٹر آرنلڈ تھے مولانا نے فلسفہ کے درس تو ان سے ضرور لیے لیکن وہ ان سے خوش نہیں تھے۔ (بحوالہ تفسیر نظام القرآن ۱۰،۱۱)

امین احسن اصلاحی مزید لکھتے ہیں کہ غالباً اسی دوران ۱۹۰۰ء میں ہندوستان کے وائسرائے لارڈ کرزن نے عرب سرداروں سے سیاسی تعلقات قائم کرنے کے لیے سواحل عرب اور خلیج فارس کا سفر کیا اس سفر میں ان کو ترجمانی کے فرائض انجام دینے کے لیے ایک ایسے شخص کی ضرورت پیش آئی جو بیک وقت عربی اور انگریزی دونوں زبانوں کا ماہر ہو اس کے لیے مولانا کا انتخاب ہوا۔

علی گڑھ میں قیام

اس سفر سے واپسی کے بعد مولانا علی گڑھ میں عربی کے پروفیسر ہوئے علی گڑھ میں اس زمانہ میں عربی کے پروفیسر مشہور جرمن مستشرق ہارویز تھے یوسف ہارویز نے مولانا سے عربی زبان کی تکمیل کی اور مولانا نے یوسف ہارویز سے عبرانی زبان سیکھی اور اس میں اس حد تک ترقی کر لی کہ عبرانی کتابوں سے براہ راست استفادہ کرنے لگے اور بعد میں اپنی قرآنی تحقیقات میں اس سے پورا فائدہ اٹھایا۔ (تفسیر نظام القرآن ص:۱۲)

تدبر قرآن:

اصلاحی صاحب لکھتے ہیں: ''یوں تو مولانا فلسفی بھی تھے، متکلم بھی تھے، عربی اور فارسی کے بے نظیر ادیب اور شاعر بھی تھے لیکن یہ ساری چیزیں مولانا کے ہاں ضمناً تھیں۔ اصلی چیز جو مولانا کے دل و دماغ اور علم وعمل دونوں پر حاوی تھی، وہ قرآن تھا، قرآن کی ایک ایک آیت بلکہ اس کے ایک ایک لفظ پر انہوں نے اس طرح غور کیا تھا جس طرح اللہ کی اتاری ہوئی کتاب پر غور کرنے کا حق ہے۔ قرآن کو سمجھنے کے لیے انہوں نے نہ صرف قرآن پر غور کرنے کا حق ادا کیا بلکہ ان ساری چیزوں کو بھی نہایت تنقید کی نگاہ سے پڑھا جو قدیم وجدید دونوں راستوں سے ان کو مل سکیں اور جو قرآن کے سمجھنے میں کسی نوعیت سے بھی معین ہوسکتی تھیں۔ کلام عرب کا ہر شعر جو قرآن میں سند کے کام آ سکتا تھا مولانا کی نگاہ میں تھا۔ خطبائے جاہلیت کا ہر خطبہ جو قرآن کے کسی مقام کی تفہیم میں معین ہوسکتا تھا مولانا کے علم میں تھا تورات اور تالمود پر وہ عالمانہ نظر رکھتے تھے اور عبرانی سے واقف ہونے کے سبب ان سے براہ راست فائدہ اٹھاتے تھے۔ تاریخ اور جغرافیہ کے اس سارے حصہ کو وہ اچھی طرح پڑھے ہوئے تھے جس کا کسی نوعیت سے بھی قرآن سے تعلق تھا۔ حدیث اور فقہ کے ذخیرہ کو انہوں نے قرآن کی کسوٹی پر اچھی طرح پرکھا تھا۔ فلسفہ جدید کی ان تمام شاخوں کا بھی انہوں نے نہایت گہری نظر سے مطالعہ کیا، جو قرآن کے اجتماعی وسیاسی اور مابعد الطبیعی اصولوں کے سمجھنے اور ان کے موازنہ اور مقابلہ میں کارآمد ہوسکتی تھیں۔

مولانا نے قرآن مجید پر غور کرنے کا کام باضابطہ طور پر، جیسا کہ انہوں نے اپنے مقدمہ نظام القرآن میں خود ظاہر فرمایا ہے، اس زمانہ سے شروع کیا ہے جب وہ علی گڑھ میں بحیثیت ایک طالب علم کے مقیم تھے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب سرسید مرحوم مغربی نظریات سے مرعوبیت کے سبب سے قرآن مجید کی من مانی تاویلات کررہے تھے اور مسلمانوں کا وہ طبقہ جو انگریزوں اور انگریزوں کے لائے ہوئے افکار ونظریات سے مرعوب تھا، بری طرح ان من مانی تاویلات کا شکار ہورہا تھا۔ مولانا نے اس فتنہ کو جہاں ان انگریزوں کے تسلط کا ایک قدرتی نتیجہ خیال کیا وہاں اس حقیقت پر بھی ان کی نظر گئی کہ مذہبی علوم خصوصاً قرآن کے سمجھنے اور سمجھانے کا جو طریقہ مسلمانوں میں رائج اور مقبول رہا ہے وہ بالکل ہی غلط اور فرسودہ ہے اور اس غلط اور فرسودہ طریقہ نے مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کو فکری اعتبار سے اس قدر کمزور اور منفعل بنادیا کہ وہ بڑی آسانی سے ہر فتنہ کا شکار ہوسکتے ہیں۔ اس کا علاج اللہ تعالیٰ نے مولانا کے دل میں یہ ڈالا کہ قرآن مجید پر غور کرنے کا وہ صحیح طریقہ اختیار کیا جائے جس سے حکمت قرآن کے دروازے کھلیں تاکہ مسلمان مغرب کی فاسد عقلیت سے مرعوب ہونے کے بجائے قرآن کی صالح عقلیت سے اس کا مقابلہ کرسکیں۔ چنانچہ مولانا نے تفسیروں کے واسطہ سے قرآن کے سمجھنے کا مقبول عام طریقہ چھوڑ کر قرآن پر براہ راست غور کرنے کا طریقہ اختیار کیا'' (تفسیر نظام القرآن ص:۱۴،۱۵)

مولانا حمید الدین فراہی اور علم حدیث

اصلاحی صاحب لکھتے ہیں: ''یہاں ایک فتنہ کی طرف بھی دو لفظوں میں اشارہ کردینا مناسب

ہوگا۔ بعض منکرین حدیث کی طرف سے یہ بات بار بار ظاہر کی گئی کہ خدانخواستہ انکار حدیث میں مولانا حمید الدین فراہی بھی ان کے ہم مذہب تھے۔ اس فتنہ کا آغاز مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم کے ایک مضمون سے ہوا جس میں ضمناً انہوں نے مولانا فراہی مرحوم کے متعلق ایسی بات لکھ دی تھی جو غلط فہمی پرمبنی اور غلط فہمی پیدا کرنے والی تھی۔ اسی بات کو منکرین حدیث لے اڑے اور اس کو انہوں نے انکار حدیث کے ثبوت میں پیش کرنا شروع کر دیا کہ صرف ہم ہی حدیث کے منکر نہیں ہیں بلکہ مولانا حمید الدین فراہی جیسا بلند پایہ محقق اور مفسر بھی حدیث کا منکر تھا۔ میں نے مولانا عبید اللہ مرحوم کے مذکورہ مضمون کے لکھنے کے کچھ ہی دنوں بعد رسالہ معارف (اعظم گڑھ) میں تفصیل کے ساتھ مولانا سندھی کے اس بیان کی تردید کر دی تھی اور اپنے مضمون میں وضاحت کے ساتھ وہ سارے پہلو بیان کر دیے تھے جن کے سبب سے مولانا عبید اللہ مرحوم کو یہ غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ میرے اس مضمون سے جہاں تک مولانا عبید اللہ صاحب اور دوسرے صاف ذہن رکھنے والے اہل علم کا تعلق ہے مولانا فراہی کی نسبت یہ غلط فہمی دور ہوگئی تھی۔ چنانچہ ۱۹۴۱ء میں مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم سے مجھے لاہور میں ملنے کا موقع ملا تو اثنائے گفتگو میں میرے اس مضمون کا ذکر بھی چھڑا۔ مجھے یاد ہے کہ مولانا سندھی نے اس وقت اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ان کے مضمون سے ان کے ایک محبوب دوست (مولانا فراہی مرحوم) کے متعلق غلط فہمی پھیلی۔ لیکن میرے مضمون کو انہوں نے غالباً اس غلط فہمی کے ازالہ کے لیے کافی خیال کیا، اس وجہ سے خود اس مسئلہ پر لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔'' (ص:۱۶)

میں نے چھ سال ان کی صحبت میں رہ کر حدیث کے متعلق ان کا نقطہ نظر جو کچھ سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ سنت کو قرآن کے بعد اسی طرح دین کا دوسرا ماخذ سمجھتے ہیں جس طرح سارے صحیح العقیدہ مسلمان سمجھتے ہیں البتہ وہ علمائے محققین کی طرح روایات کے قبول کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ تفسیری روایات کے بارے میں وہ خصوصیت کے ساتھ بہت زیادہ محتاط تھے۔ ان روایات کو وہ ہرگز قبول نہیں کرتے تھے جو صریحاً قرآن کے خلاف پڑتی تھیں۔ تفسیر میں وہ اصل الاصول خود قرآن کے الفاظ، اس کے سیاق وسباق اور اس کے نظم کو قرار دیتے تھے۔ اس کے بعد جباً وہ احادیث وروایات کو لاتے تھے۔ اس اصول پر عمل پیرا ہونے کے باوجود مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کسی آیت کی تاویل کسی صحیح حدیث کے خلاف کی ہو۔ اگر کہیں ان کو کسی صحیح روایت سے مجبوراً اختلاف کرنا پڑا ہے تو انہوں نے تنقید احادیث کے اصول سامنے رکھ کر اس پر تنقید کی ہے اور اپنے اختلاف کے وجوہ دلائل کے ساتھ بیان کیے ہیں۔'' (تفسیر نظام القرآن ص:۱۸)

جس طرح احناف عام ضرورت کے مسائل میں اور مالکیہ صحابہ کے عمل کے مقابل میں اخبار آحاد کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے اسی طرح فراہی بھی مذکورہ صورتوں میں اخبار آحاد کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔

اپنی تصنیفات میں عربی زبان استعمال کرنے کی وجہ

امین احسن اصلاحی فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے مولانا فراہی سے سوال کیا کہ آپ اپنی تمام چیزیں عربی میں کیوں لکھتے ہیں؟ جبکہ اس ملک کے لوگوں کی عام زبان اردو ہے اور ان کی بھاری اکثریت آپ کے افکار سے فائدہ نہیں اٹھاسکتی؟ انہوں نے اس کا جواب دیا کہ میرے نزدیک ساری خرابی کی جڑ یہ ہے کہ ہمارے علماء فکری اور عملی دونوں اعتبار سے بالکل غلط راہ پر جا پڑے ہیں جب تک ان کی اصلاح نہ ہو کوئی اصلاح نہیں ہوسکتی ہے میں پہلے ان کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں چونکہ میرے پیش نظر تمام عالم اسلام کے علماء ہیں اس وجہ سے میں نے عربی کو اپنے افکار کے اظہار کا ذریعہ بنایا ہے یہی زبان تمام عالم اسلام کے علماء کی مشترکہ زبان ہے۔ (ص:۲۱) (جاری ہے)

حکومت کو قانون ناموس رسالت سے چھیڑ چھاڑ مہنگی پڑے گی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) 295-C کو چھیڑنے والی حکومت ایک منٹ بھی نہیں چلنے دیں گے۔ حکومت کو قانون ناموس رسالت سے چھیڑ چھاڑ مہنگی پڑے گی۔ توہین مذہب کے مجرموں کے خلاف قانون حرکت میں نہ آنے کی وجہ سے سانحات رونما ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی ایک بھی گستاخ رسول کو سزا نہیں دی گئی۔ عاشقان رسول تحفظ ناموس رسالت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا محمد طیب قاضی ہارون الرشید، مولانا قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا عبدالنعیم، مولانا زاہد وسیم و دیگر علماء کرام نے خطبات جمعہ میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ مردان واقعے کو بنیاد بنا کر توہین رسالت قانون میں تبدیلی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت عالمی دباؤ مسترد کرکے قانون ناموس رسالت میں کسی بھی طرح کی تبدیلی نہ کرنے کا اعلان کرے۔ جب بھی ختم نبوت یا ناموس رسالت کے حوالے سے کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو سیکولر قوتیں ناموس رسالت قانون پر حملہ آور ہو جاتی ہیں، تمام جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ اس قانون میں نہ کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ اسلامیان پاکستان قانون تحفظ ناموس رسالت میں ترمیم کی کوششوں کو بھرپور قوت سے ناکام بنائیں گے۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۲/اپریل ۲۰۱۷ء)

دماغ سے کام لیں ورنہ ضائع ہوجائے گا

متحرک دماغ آپ کو ہمہ وقت خوش وخرم اور اچھے احساسات سے سرشار رکھتا ہے

طلحہ علی

بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ دماغ کو جتنا زیادہ استعمال کریں گے اتنا ہی اس کی افزائش ہوگی۔ آپ کے جسم میں آپ کا دماغ ہی وہ واحد مرکب شکل ہے جو آپ کے بدن کے دیگر اعضا کی طرح بوڑھا نہیں ہوتا یا جس پر عمر رواں کے گزرتے پل منفی اثر نہیں ڈالتے بشرطیکہ آپ مسلسل اس سے کام لیتے رہیں، غذائی ماہرین تو دماغ کے درست حالت میں کام کرتے رہنے کے لئے کچھ ادویات بھی تجویز کرتے ہیں جس سے وہ ہمہ وقت متحرک اور بہتر حالت میں رہ سکتا ہے۔ اسی طرح دماغی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے کچھ ورزشیں بھی تجویز کی جاتی ہیں، مشاہدے میں آیا ہے کہ اگر کوئی انسان اپنے دماغ سے زیادہ کام نہیں لیتا تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی دماغی صلاحیتیں زنگ آلود ہونا شروع ہوجاتی ہیں، پھر رفتہ رفتہ اس کی یادداشت کمزور ہونے لگتی ہے یا دھندلاہٹ کا شکار ہوجاتی ہے اور پھر آخر کار وہ نسیان کے مرض کا مستقل مریض بن جاتا ہے، جبکہ ایک متحرک دماغ آپ کو ہمہ وقت خوش وخرم اور اچھے احساسات سے سرشار رکھتا ہے، ماہرین کے مطابق درج ذیل طریقوں پر عمل کرکے آپ اپنے دماغ کی حالت درست اور کارکردگی بہتر بنا سکتے ہیں۔

۱:... مطالعہ کی عادت اپنائیں، یہ آپ کے خیالات کو جلا بخشتا ہے۔ مطالعہ سے آپ کی یادداشت قوت پکڑتی اور مضبوط ہوتی ہے، خاص طور پر تجسس آمیز یعنی پراسرار کہانیاں پڑھتے ہوئے آپ کی قوت متخیلہ بہت طاقتور ہوجاتی ہے۔ آپ کو سوچ بچار اور مسائل کا حل ڈھونڈنے کے قابل بناتی ہے۔

۲:... ورزشیں دوران خون تیز کرکے دماغ کو زیادہ مقدار میں آکسیجن فراہم کرتی ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ دماغی صلاحیت جلا پاتی ہے بلکہ نئے عصبی خلئے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے دماغ صحت مند اور تندرست رہتا ہے اور آپ خود کو ہمیشہ چاک وچوبند پاتے ہیں۔

۳:... حالت استغراق میں رہ کر دماغ سوزی کرنا بھی آپ کے دماغ کے لئے فائدہ مند ہے۔ سوچ کے ارتکاز سے آپ کے آئی کیو میں خاطر خواہ بہتری آتی ہے۔ ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے اور دماغی صلاحیت دوچند ہوجاتی ہے۔ عمل ارتکاز سے دماغ کے سامنے کا وہ حصہ بہت تحریک پکڑتا ہے جو فوری سوچنے اور کچھ کرگزرنے کی صلاحیت کا ذمہ دار ہے۔

۴:... گہرے اور لمبے سانس لینے سے بھی دماغ کو آکسیجن کی زیادہ مقدار میسر آتی ہے۔ آکسیجن آپ کو چاک وچوبند رکھنے کے کام آتی ہے۔ دس سے پندرہ منٹ تک روزانہ لمبے لمبے گہرے سانس کھینچنے سے آپ کا دماغ آپ کو سارا دن مستعد رکھتا ہے۔

۵:... مچھلی کے تیل سے تیارہ مرکبات کھانے سے یادداشت بہتر ہوتی ہے، مچھلی کے تیل میں شامل دو بنیادی اجزا DHA اور EPA دماغ کے اس حصے کو تقویت پہنچاتے ہیں جو مرکز سوچ و بچار ومنبع جذبات ہوتا ہے۔

۶:... تحریر کا شغل یادداشت بہتر بنانے اور خیالات کی تجسیم واظہار کا بہترین ذریعہ ہے، بلاگرز یا رسالوں کے لئے مضامین لکھنے لکھانے کا سلسلہ خیالات کی رو کو تیز کرتا دماغ کو متحرک رکھتا ہے، جس سے دماغ کی کارکردگی میں بے تحاشا اضافہ ہوتا ہے۔

۷:... نیند منتشر خیالات اور غصے کی کیفیات کو ختم کرتی ہے، جب آپ رات کو حسب ضرورت سوتے نہیں ہیں تو آپ کی یادداشت اور دماغ کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۸:... اچھے اور پُرلطف ناشتے سے دن کا آغاز دماغ اور جسم کو مطلوب بھرپور توانائی فراہم کرتا ہے جو دن بھر کے لئے اسے درکار ہوتی ہے۔ ناشتہ نہ کرنا آپ کے جسم اور دماغ دونوں کے لئے مضر ہے۔ اس لئے صبح کا ناشتہ کبھی نہ چھوڑیں، اس کے بجائے دوپہر کا کھانا ترک کریں اور بھوک کی صورت میں پھل، کچی سبزیوں کا سلاد یا سٹہ کھائیں۔ رات کھانا جلدی کھائیں اور سونے سے پہلے نیم گرم دودھ کے ساتھ بادام روغن پئیں۔

۹:... سیر کرنے سے نہ صرف جسمانی صحت کو فائدہ حاصل ہوتا ہے بلکہ اس سے آپ کا دماغ بھی پراگندہ خیالات اور ذہنی الجھنوں سے محفوظ رہتا ہے۔ سیر، آپ کے دماغ کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہونے اور اذیت ناک سوچوں سے بچالیتی ہے۔

۱۰:... تازہ پھلوں کا جوس نہ صرف طبیعت کو فرحت بخشتا ہے بلکہ اس میں موجود غذائی اجزاء دل ودماغ کے لئے تقویت کا باعث بنتے ہیں۔

۱۱:... چائے، کافی یا اسی قسم کی کوئی چیز پینے سے دماغ جلد تحریک پکڑتا اور زیادہ چوکس ہوجاتا ہے، کیونکہ اس میں موجود کیفین اس کی کارکردگی تیز کردیتی ہے، مگر اس کے زیادہ استعمال سے گریز کرنا چاہئے۔ ☆☆☆

قادیانی فتنے کے نئے زاویئے

مولانا شاہ عالم گورکھپوری، دیوبند انڈیا

حالیہ دنوں میں مسلمان جہاں سیاسی مسائل میں گھرے ہوئے ہیں وہیں اُن کے ساتھ ایک سیاسی بازی گری یہ بھی ہورہی ہے کہ غیر مسلم اقوام کو مسلمانوں کے نام سے بڑھاوا دیا جارہا ہے اور سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ بسا اوقات نادانستہ طور پر مسلمان ہی اس سازش کا آلہ کار بن رہے ہیں۔

ہندوستان میں شیعوں کے بعد اب قادیانی ہیں جنھیں سیاسی بازیگروں نے مسلمانوں کی جگہ بٹھانا شروع کردیا ہے؛ چنانچہ باوجود اس کے کہ قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی نے اپنی حیات میں اپنے متبعین کو مردم شماری کے وقت مسلمانوں سے بالکل الگ ایک مستقل فرقہ کے طور پر شمار کرایا تھا، اس کے بعد بھی کئی مواقع پر قادیانی سرغنوں نے انگریزی دورِ حکومت میں اپنا شمار مسلمانوں سے الگ کرایا؛ لیکن ملک کی آزادی کے بعد مسلم دشمنی میں کانگریس حکومت نے پہلی بار ۲۰۱۱ء میں قادیانیوں کی مردم شماری مسلمانوں کے ساتھ کرائی اور اب موجودہ حکمراں بھارتی جنتا پارٹی کا عزم وارادہ تو یہ لگتا ہے کہ انگریزوں کو جو کام ان قادیانیوں سے لینا تھا اُس میں وہ ناکام رہے ہے، اس کی تکمیل اب موجودہ سیاست داں کریں گے۔ مسلم دشمنی کی یہ کوئی انوکھی مثال یا اسلام دشمن قوتوں کا یہ کوئی انوکھا عزم وارادہ نہیں؛ تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ اگر اب بھی مسلم زعما اور دانشوروں نے ان زہر آلود پالیسیوں پر روک نہ لگائی تو خاکم بدہن وہ دن دور نہیں کہ جلد ہی قادیانی بھی مسلمانوں کے درمیان بود وباش میں وہی حیثیت اختیار کرلیں گے جو شیعوں کی ہے۔

مذہبی، سیاسی اور سماجی میدانوں میں ناقابلِ تلافی شکست کھانے کے بعد قادیانیوں نے ایک نئی سازش یہ رچی ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اسلامی شناخت کے حامل کچھ ایسے افراد اور اداروں کی تشکیل کی ہے جو سیکولرازم اور جمہوریت کی آڑ میں قادیانیوں کے دفاع اور ان کے خصوصی مفادات کے تحفظ کے لئے کام کررہے ہیں، ان اداروں کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ کسی بھی طرح سے قادیانیوں کو اسلام اور مسلمانوں کی صف میں لاکھڑا کریں، اپنے اس ناپاک مشن کی تکمیل کے لئے کبھی کبھی تو وہ اتنی دور کی کوڑی لاتے ہیں کہ مخلص مسلمان بھی اُن کی اس سازش کا شکار ہوجایا کرتے ہیں۔ بعد میں جب انھیں قادیانی سازش سے باخبر کیا جاتا ہے تو بعض تو مخلصانہ طور پر نقصان کی تلافی کی فکر کرتے ہیں؛ لیکن بعض اپنی مونچھوں پر سیکولرازم اور دانشوری کا تاؤ چڑھا کر کچھ اس طرح میدان میں اترتے ہیں کہ قادیانیوں نے بھی کبھی نہ سوچا ہوگا کہ اُن کے ناپاک مشن کے لئے یہ پاکباز مسلمان اتنے کارگر ہوں گے۔ اعاذنا اللہ منہ

قادیانیوں کی ایک بہت پرانی کوشش یہ بھی ہے کہ انھیں ”احمدیہ مسلم جماعت“ کے نام سے جانا جائے۔ اگرچہ متفقہ طور پر پوری دنیا کے مسلمانوں نے اور دنیا کی اسلامی یا غیر اسلامی سیکولر چھوٹی بڑی عدالتوں نے بھی ان کے دعویٰ اسلام کو مسترد کردیا ہے؛ لیکن دنیا کی تمام اقوام انھیں ”احمدی مسلمان“ سے یاد کریں، ان کی عبادت گاہ ”مرزاڑا“ کے لئے مسجد کا لفظ استعمال کیا جائے۔ ان کے ہر زندیقانہ اور غیر اسلامی عمل پر اسلامی اصطلاحات استعمال کی جائیں۔ اس میں پڑوسی ملک کی بعض نیوز ایجنسیاں بھی اسی کو جمہوریت کے نام پر اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئی ہیں اور دیگر ممالک کو اس طرح خبریں سپلائی کرتی ہیں کہ گویا وہ مسلمانوں کی ہمدرد ہیں یا مطلق غیر جانب دار خبر رساں ایجنسی ہیں؛ حالانکہ صورت حال بالکل اس کے برعکس ہے، ان ایجنسیوں کے قیام کے پیچھے اول دن سے قادیانی ہیں جو ان کو اپنے مفاد میں لگا رہے گا ہے استعمال کرتے ہیں یا پھر یہ کہ یہ ایجنسیاں قادیانیت زدہ ہیں جو ان کے مفاد میں استعمال ہونے ہی کو جمہوریت کا اعلیٰ معیار سمجھ رہی ہیں۔

الحمدللہ علمائے اسلام اور بالخصوص اکابر دارالعلوم دیوبند نے اپنی سعی پیہم سے جس طرح انگریزی حکومت کی منصوبہ بندیوں کو ناکام بنادیا، قادیانی منصوبوں کو بھی اس طرح خاک میں ملادیا کہ ۱۸۸۹ء سے آج جنوری ۲۰۱۷ء تک ایک سو اٹھائیس سال سے زائد عرصہ گذرنے کے بعد بھی سوائے چند زرخرید مسلم صحافیوں اور دانشوروں کے کوئی شخص ان کو قادیانی کے بجائے احمدی نہیں کہتا؛ بلکہ اسلام دشمن اقوام کی تو بات ہی جانے دیجئے؛ حقیقت سے واقفیت کے بعد دنیا کی تمام اقوام، عیسائی، ہندو، سکھ، آریہ پنڈت وغیرہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے بھی شروع

سے آج تک ان کو ''قادیانی'' کے لفظ سے ہی یاد کیا اور لکھا ہے۔ قادیانی نسبت سے پیچھا چھڑانے کے لئے انھوں نے اسلام دشمن طاقتوں کی ساری طاقتیں بھی جھونک دیں مگر ان کے چیف گرو مرزا قادیانی کے مولد و مرگھٹ ''قادیان'' کی جانب ان کی نسبت ان کے گلے کا اس طرح طوق بن گئی ہے کہ اب چھڑائے سے کسی بھی طرح نہیں چھوٹتی۔

فتنوں کی دنیا کا ایک عجیب معمہ ہے کہ ایک طرف مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں ''قادیان'' کو دنیا کی سب سے بدترین جگہ بتائی اور اس کے باشندوں کو حد درجہ ناپاک اور پلید قرار دیا؛ مگر اس کے پیروکار، قادیان کو دنیا کی مقدس ترین جگہ منواتے پھرتے اور اس کی تقدیس کے ترانے گاتے ہیں؛ لیکن اس سے بھی زیادہ حیرتناک یہ بات ہے کہ اس کی جانب نسبت کو اپنے لئے اتنا ہی برا سمجھتے ہیں کہ جتنا اس کا حق ہے، یعنی نہ انھیں مرزا قادیانی کے فیصلے پر قرار ہے اور نہ اپنے فیصلے پر فیاللعجب! علمائے اسلام نے اس موضوع پر کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں اور اخیر میں شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوٰی نے تو دستاویزی حیثیت حاصل کرلی ہے شائقین اس کی طرف رجوع کرسکتے ہیں۔

حالیہ دنوں میں قادیانیوں نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں مداخلت کی کوشش شروع کردی ہے، ان کے گماشتے اخباری نمائندوں اور کیمرہ مین کی شکل میں بظاہر غیر جانب دار نظر آتے ہیں؛ لیکن اندرون خانہ پورے طور پر قادیانی مفادات کا دفاع اور تحفظ کرنے میں سرگرم عمل ہوتے ہیں۔ ایسے فتنہ پرور بھی قادیانیوں کے لئے لفظ ''احمدی'' ہی استعمال کرتے ہیں؛ تاکہ ان کے دوسرے ہم پیشہ لوگ بھی اس لفظ کا استعمال کثرت سے کرنے لگیں۔ ان کا ایک خطرناک عمل یہ ہوتا ہے کہ ان کی خبروں کا ہر کوریج قادیانی دنیا کے لئے ہوتا ہے اور خالص اس مفاد کا عکاس ہوتا ہے کہ قادیانیت کی جال میں پھنسے لوگ، مسلمانوں کے درمیان اپنے گماشتوں کو پاکر خود کو قادیانیت کا فریب خوردہ نہ سمجھیں گے بلکہ ارتداد کا شکار ہونے کے باوجود عام مسلمانوں کی طرح خود کو مسلمان ہی سمجھیں گے اور دوسرا نقصاندہ پہلو یہ بھی ہے کہ ان کی ترسیلی خبروں کا ہر زاویہ ایسا ہوتا ہے، جس کی تہوں میں خالص اسلام دشمنی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس سے براہ راست قادیانی سرغنے اپنے قلعوں میں بیٹھے اسلام اور مسلمانوں پر مزید حملے جاری رکھنے کے امکانی راستے تجویز کرتے رہتے ہیں۔ خبروں کا مفید و مؤثر وہ زاویہ قادیانیوں یا قادیانی سرغنوں تک کبھی نہیں پہنچتا کہ جس میں اسلام اور مسلمانوں کی خوبیاں ہوتی ہیں کہ مبادا کچھ لوگ اس سے متاثر ہوکر قادیانیت پر چار حرف بھیج کر حلقہ بگوش اسلام نہ ہوجائیں، جیسا کہ حسن محمود عودا، شیخ راحیل جرمنی، محمد رضوان، اور بہت سے نیک دل لوگوں نے قادیانیت کا سارا تانا بانا بکھیر کر اسلام قبول کرلیا تھا۔

اس سے بھی بڑھ کر خطرناک ایک نئی سازش قادیانیوں نے یہ رچی ہے کہ رواں مہینے میں ابوظہبی میں منعقد ہونے والی ''تعزیز السلم فی المجتمع المسلم'' کے نام سے ایک کانفرنس بین الاقوامی سطح پر منعقد ہوئی، جس کی قیادت ایک سعودی شیخ عبد اللہ بن بیہ نے کی ہے، اس میں بڑی خاموشی سے خدا معلوم کس طرح امریکہ سے اور پاکستان سے قادیانیوں کے دو گماشتوں نے شرکت کی، عام شیوخ کی صفوں میں بالکل ایک کنارے وہ بھی بیٹھے نظر آرہے ہیں کہ گویا وہ بھی اس اجلاس کے اہم مندوب اور مدعو ہیں، عربوں کے درمیان کہ جو اردو سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں قادیانیوں نے اپنے نشست و برخاست کی خود ہی وڈیو بنائی اور اجلاس میں اپنی اچھل کود کو قادیانی چینلوں پر خوب نشر کیا اور تاثر یہ دیا کہ نعوذ باللہ پہلی مرتبہ امریکہ کے دباؤ میں آکر عربوں نے بحیثیت مسلمان، قادیانیوں کو اپنے اس پروگرام میں شرکت کو قبول کیا ہے اور قادیانی گماشتے صرف اسی شرط پر شریک ہورہے ہیں کہ انھیں بحیثیت مسلمان پروگرام میں شامل کیا جارہا ہے۔ نیز یہ کہ ربوہ ٹائمس (قادیانیوں کا پاکستانی چینل) اس کو مکمل کور کررہا ہے۔

ہمارے قارئین کو ایک بار پھر حیرت ہوگی کہ اس کی خبر عام مسلمانوں کو اس وقت لگی جب ایک شیعہ چینل نے عرب دشمنی میں اپنی خبریں نشر کرتے ہوئے shiitenews.org پر خبر کا عنوان یہ لگایا کہ ''سعودی مفتی نے قادیانیوں کو مسلم قرار دیدیا۔ پاکستانی دیوبندی کہاں کھڑے ہوں گے؟ عبد اللہ بن بیہ سعودی عرب کی کنگ عبد اللہ یونیورسٹی میں قرآن کے استاد ہیں اور سلفیوں کے عالمی رہنما ہیں''۔

تصویروں میں شیخ عبد اللہ بن بیہ کے ساتھ مصری اور کویتی اور دیگر عرب امارات کے بڑے بڑے علماء نمایاں نظر آرہے ہیں؛ جبکہ بعض تصاویر میں قادیانی گماشتوں کو نمایاں طور پر دکھایا جارہا ہے۔ قادیانی چینل پر یہ نمایاں خبر دی جارہی ہے کہ INVITE UAE & "SAUDIS MUSLIM WORLD TO AHMADIS CONFERENCE" یعنی سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات نے احمدیوں کو عالمی مسلم کانفرنس کے لئے مدعو کیا ہے۔ اس عنوان کے پیچھے نمایاں طور پر شیخ عبد اللہ بن بیہ اور دیگر عرب زعما کو دکھایا جارہا ہے۔ خبر کوریج کرتے وقت ویڈیو میں قادیانی

گماشتہ اپنا تعارف کراتے ہوئے کہتا ہے کہ میں ربوہ ٹائمس کا نمائندہ ہوں، میں ابھی ابوظہبی میں انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس میں شریک ہوں۔ اس کا موضوع ہے "اسلامی ممالک میں امن کیسے لایا جاسکے؟ دوسرے دن کا سیکنڈ لاسٹ سیشن ہورہا ہے۔اس میں خوش آئند بات یہ ہے کہ جتنے بھی مسلم کیونیٹیز ہیں، ان میں شیعہ مسلمان اور احمدی مسلمان، سب کو دعوت دی گئی ہے۔پچھلے مقرر نے اپنے خطاب میں کہا کہ تکفیر مسلمانوں کے مابین نہیں ہونی چاہئے۔ اس کانفرنس میں مختلف ممالک سے کافی تعداد میں لوگ آئے ہیں، ایران سے عراق سے ہیں، سنی مسلمانوں کے مابین مختلف طبقات کے لوگ ہیں، اس میں شیعہ مسلمان ہیں، احمدی مسلمان جو ہیں وہ بھی پہلی دفعہ اس انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس میں شریک ہوئے ہیں۔"

ان خبروں کے نیچے لکھا گیا ہے "Rabwah invitedMuslims Ahmadiyya:Times Societies' Muslim in 'peace to Dhabi" AbuinConference" یعنی قادیانیوں کو ابوظہبی کے اس بین الاقوامی مسلم کانفرنس میں مدعو کیا گیا ہے۔

ناظرین ! چینل کی پوری خبر کو من وعن نقل کرنے کا کوئی حاصل بھی نہیں، بنیادی باتوں کو راقم سطور نے نقل کردیا ہے۔اس سے نتیجہ آپ خود نکال سکتے ہیں اور اپنی غیرت ایمانی کو مہمیز دے سکتے ہیں کہ قادیانی فتنہ پروروں نے مسلمانوں کی صفوں میں کس طرح مداخلت شروع کردی ہے اور مسلمانوں کو مستقبل میں اس کے کس قدر خطرناک عواقب سے دوچار ہونا پڑسکتا ہے۔

ان خبروں سے کئی طرح کے سوالات اٹھتے ہیں۔قادیانی گماشتوں کو بارہا چیلنج کیا گیا کہ وہ دعوت نامہ پیش کرو جو تمہیں جاری کیا گیا ہے اور تمہیں تمہاری شرط کے موافق دعوت دی گئی ہے؟ لیکن دعوت نامہ پیش کرنا، ان کے بس میں نہیں۔اس سے صاف واضح ہوجاتا ہے کہ"پس پردہ کوئی چھپا سامری ہے" دعوت نامہ پیش کرتے ہی ان کی ساری منصوبہ بندی کے خاک میں ملنے کا انھیں بھی اندیشہ ہے؛ اس لئے وہ ہر ذلت برداشت کریں گے، مگر اپنے دعوے کو سچ ثابت کرنے کے لئے اپنا دعوت نامہ پیش نہیں کریں گے۔اگر امریکہ بہادر کے دباؤ میں آکر عرب شیوخ نے ان کو دعوت دی ہے تو کھل کر میدان میں آنے سے ان کا خون پسینہ کیوں خشک ہوجاتا ہے؟۔

بات یہ ہے کہ قادیانیوں نے "رابطہ عالم اسلامی" کی تکفیری قرارداد کو بے اثر و باطل بنانے کے لئے پوری دنیا میں ایک مہم چھیڑ رکھی ہے۔دھوکہ دے کر اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوسی کے لئے مسلمانوں کے نام پر حج وعمرے کا سفر بھی کرتے ہیں، چوری چھپے ملازمت کے بہانے عربوں کے درمیان جگہ جگہ اپنے اڈے قائم کررکھے ہیں؛ لیکن دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ اللہ رب العزت نے کررکھا ہے؛ اس لئے ہمیں یقین کامل ہے کہ وہ ہمیشہ ہی اپنے مکر میں ناکام رہیں گے۔یہاں بھی عین ممکن ہے کہ پروگرام کے منتظمین کی غفلت کا فائدہ اٹھا کر قادیانی خود ہی کیمرہ مین بن کر یا اپنی خبر رساں ایجنسیوں کے بہانے سے بغیر کسی دعوت کے آ شریک ہوئے ہوں اور فریب خوردہ قادیانیوں کی تسلی کے لئے چوری چھپے کچھ خبروں کا سرقہ کرلیا ہو اور اسی کو رائی کا پہاڑ بنا کر پیش کررہے ہیں اور اپنے بھائی شیعوں کی مدد سے خود کو مسلمان باور کرانے کی لاحاصل کوشش میں لگے ہیں۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ قادیانیوں نے جو بین الاقوامی ایجنسیاں اور ادارے اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے قائم کئے ہوئے ہیں، یہ ان کی کارستانی ہو کہ عربوں کو دھوکے میں رکھ کر یہ کارنامہ دیا جارہا ہو۔

علاوہ ازیں یہ بھی تو دیکھیے کہ بڑی کانفرنسوں میں طرح طرح کی خدمات کی بجا آوری کے لئے طرح طرح کے لوگ شریک ہوتے ہیں، کوئی الیکٹریشین، کوئی خاکروب، کوئی میڈیا انچارج، کوئی نمائندہ، کوئی کیمرہ مین اور کوئی باضابطہ مندوب ہوتا ہے، اس میں بنیادی مندوبین کے علاوہ بہت سے خدام غیر مذاہب سے وابستہ ہوتے ہیں، کوئی نصرانی کوئی شیعہ کوئی ہندو اور نہ معلوم کس کس قوم و مذہب سے ہوتا ہے؛ لیکن محض شرکت یا خدمت کو کوئی شخص اپنے مذہب یا خیالات کی حقانیت پر دلیل نہیں بناتا۔ کیا پتہ کہ قادیانی گماشتوں نے کسی اور نام اور کام سے اس پروگرام میں شرکت کی ہو؛ لیکن ان کی زہریلی پالیسی دیکھیے کہ تمام اقوام کے فکر و مزاج سے ہٹ کر اپنی ایک الگ امیج بنارہے ہیں اور اپنے بیوقوفوں کو یہ باور کرارہے ہیں کہ بحیثیت مسلمان پروگرام میں شریک ہیں۔اس میں قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ قادیانیت کا یہی وہ زہریلا مزاج ہے جس کے سبب دنیا کی کوئی کمزور سے کمزور قوم بھی ان کو اپنے درمیان جگہ دینے کے لئے تیار نہیں، جیسا کہ آج تک یہودیوں کو کسی قوم نے اپنے درمیان جگہ نہیں دی۔

بہر کیف قادیانیوں کی زبان بندی کے لئے ہمارے پاس بے شمار دلائل وقرائن موجود ہیں، لیکن اس حادثہ کی وجہ سے اٹھتے سوالات کا جائزہ لینا ہمارا دینی اور ایمانی فریضہ ہے اور وہ یہ ہے:

(۱) قادیانیوں کی مکروہ پالیسی سے بطور خاص ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ قادیانی فریب کاریوں کے سلسلے میں عربوں کو اپنے ماضی کی تاریخ کو دیکھنے اور پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ماضی میں کس کس طرح اور کس کس وقت قادیانیوں نے مصر، عراق، اردن، فلسطین اور خود سعودی عرب میں گھس پیٹھ بنائی اور کس قدر نقصان

عالمِ اسلام کو پہنچایا ہے، الامان والحفیظ! ایک صدی پر محیط اگر یہ طویل تاریخ عربوں کی نظر میں ہوتی، شاید تو آج یہ حادثہ رونما نہ ہوتا اور قادیانی فریب کار عربوں کے گرد بھٹکنے کی بھی جرأت نہ کرپاتے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ دہلی میں موجود عرب سفارت خانے اس کا نوٹس لیتے اور قادیانیوں کا منہ توڑ جواب دیتے؛ لیکن لگتا ہے کہ شاید ابھی انھیں خبر بھی نہیں ہے۔ اے کاش اہل پروگرام تک پہنچ رکھنے والا کوئی ہمدرد قادیانیوں کے اس پروپیگنڈے سے انھیں واقف کرادیتا اور وہ اس کے خطرناک عواقب نتائج کو بھانپ کر قادیانی منصوبوں کو خاک میں ملادیتے۔

(۲) مسلمانوں کی جانب سے علاقائی یا بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد ہورہی ہوں، جن میں بطورِ خاص اسلام اور ایمان زیرِ بحث ہو تو ایسی کانفرنسوں میں چوکسی برتنے کی ضرورت ہے کہ قادیانی اپنی قائم کردہ ایجنسیوں کے سہارے اپنے سازشی منصوبوں کو پورا نہ کرنے پائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت کا فائدہ اٹھا کر اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے لئے ہماری کانفرنسوں کو دلیل بنائیں اور ہمیں خبر بھی نہ ہو، جیسا کہ مذکورہ واقعہ میں دیکھا جارہا ہے۔

(۳) قادیانی سازشوں کے تناظر میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سے جڑے مسلمانوں اور مسلم نمائندوں کو بطورِ خاص یہ خیال رکھنا ہوگا کہ وہ قادیانیوں کے لئے ''احمدی'' لفظ کا استعمال نہ کریں؛ کیوں کہ اس سے نہ صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کی سخت دل آزاری ہوتی ہے؛ بلکہ اس مکروہ سیاست کی آڑ میں مسلمانوں کی سخت حق تلفی بھی ہوتی ہے۔ اس تعبیر سے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر غیر مسلم اقوام ان کو مسلمان سمجھ بیٹھتی ہیں، جس کا نقصان دیر سویر مسلمانوں ہی کو بھگتنا پڑے گا؛ جبکہ قادیانی اپنے ناپاک اور کفریہ خیالات کی وجہ سے نہ کبھی مسلمان تھے اور نہ کبھی آئندہ ہوسکتے ہیں۔ ایسی خبروں کو قادیانی فوری طور پر حاصل کرتے ہیں، جن میں ان کے لئے لفظ ''احمدی'' کا استعمال ہوتا ہے یا اُن کے مرزائے (عبادت گاہ) کے لئے مسجد کی اصطلاح کا یا اور کسی اسلامی اصطلاح کا استعمال ہوتا ہے۔

(۴) یہ ہندوستان، پاکستان یا صرف عربوں کا مسئلہ نہیں اور نہ ایسا مسئلہ ہے کہ کسی نے ان کو اسلام سے نکالا ہے؛ بلکہ ان کے کفریہ وزندیقانہ خیالات کے واضح ہوجانے کے بعد شروع سے ہی دنیا بھر کے مسلمانوں نے ان کو اسلام دشمن قوتوں کا آلہ کار اور اسلام سے خارج مانا ہے اور گاہے بگاہے قادیانی خود بھی ان حقائق کا اعتراف کرتے رہے ہیں؛ لیکن پھر بھی قادیانیوں کی اس ناجائز سیاست کی سرپرستی اعلانیہ طور پر برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل جیسی جرائم پیشہ اقوام پوری ڈھٹائی کے ساتھ کررہی ہیں، اس تناظر میں صاف ستھرے نظام کے حامل اردو یا ہندی ہندوستانی میڈیا کو اس کا حصہ نہیں بننا چاہئے۔

حالیہ دنوں میں دیکھا یہ جارہا ہے کہ بعض اردو اخبارات نے ایجنسیوں سے خبر لینے کی وجہ سے ایسی خبروں کو اپنی اشاعت میں جگہ دی ہے، جن میں قادیانیوں کے لئے ''احمدی'' کا لفظ خوب استعمال کیا گیا ہے، اسی طرح واقعات کو بھی قادیانی مزعومات کے مطابق نشر کیا گیا ہے؛ جبکہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ حقائق وہ نہیں ہیں جو ایجنسیوں نے ذرائع ابلاغ کو ترسیل کی ہیں۔ ایسے موقع سے مخلص مسلمانوں کو چاہئے کہ جس اخبار کو وہ خرید کر پڑھتے ہیں، اگر ان میں اس طرح کی تعبیرات پائی جائیں تو وہ فوراً اس پر احتجاج درج کرائیں؛ بلکہ ایمانی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے اخبارات کو ہاتھ نہ لگائیں۔ ☆☆☆

مذہب اسلام کے بنیادی عقائد سرمو کسی تغیر وتبدل کے محتاج نہیں

''اپنی مختلف ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے نئی نئی چیزوں اور نئے سامان کا پیدا کرلینا جس طرح انسان کی عادت میں داخل ہے اسی طرح وہ بعض وقت محض جدت کی لذت حاصل کرنے یا اس حقیر مقصد سے بھی ہٹ کر محض اپنی بے کاری کو ختم کرنے کے لئے نئی نئی ایجادیں اور نئی نئی چیزیں فراہم کرتا ہے اپنے فکر وشعور کو بے ضرورت تبدیل کرتا رہتا ہے اپنی سیاسی اور مذہبی زندگی کو بدلتا رہتا ہے، اور سیاسی اور دینی نصب العین کو اپنی طبیعت کی جدت آفرینی کا تختۂ مشق بناتا رہتا ہے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ آج دُنیا کے ہر حصہ میں یہ ہنگامہ قیامت گرم ہے کہ ایک شخص اپنے ملک اور اپنی قوم کے سامنے ایک نیا سیاسی پروگرام پیش کرتا ہے، پہلے پروگراموں میں بڑی ذہانت ودُور رسی کے ساتھ ہزاروں عیب ڈالتا ہے اور اپنے پروگرام کے ایک ایک حصہ میں اتنی خوبیاں بیان کرتا ہے کہ عام انسانی ذہن اسے سمیٹ لینے پر بھی قادر نہیں ہوسکتے لیکن دُوسرے ہی لحہ کوئی دُوسرا شخص اس پروگرام کو بھی ناقص بتاتا اور اس کے ہر پہلو پر اعتراض کرتا ہے، ایجاد وابتدا کا یہ شوق اس دور میں انسان پر اس درجہ مسلط ہوگیا ہے کہ مذہب پسند قوموں میں بھی آئے دن ایسے افراد پیدا ہوتے رہتے ہیں جو مذہبی احکام ومسلمات میں بھی تغیر وتبدل کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں، حالاں کہ کم ازکم مذہب اسلام کے بنیادی عقائد سرمو کسی تغیر وتبدل کے محتاج نہیں۔'' (از قلم: مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصرؒ، ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند 1951ء)

انتخاب: مولانا سید محمد زین العابدین، کراچی

رفع ونزول سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام

مولانا محمد سعد کامران، گجرات

اس مضمون میں ہم تھوڑی سی پیچیدہ علمی گفتگو کو آسان انداز میں سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ معزز قارئین! مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا اور وہ قرب قیامت دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ دجال کا خاتمہ کریں گے اسلام کا بول بالا ہو جائے گا۔ اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور وہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دفن ہوں گے۔

ہمارا ایک استدلال قرآن پاک کی درج ذیل آیت ہے:

"إِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ۔" (آل عمران آیت نمبر55)

ترجمہ: "جب اللہ نے کہا تھا کہ: اے عیسیٰ میں تمہیں صحیح سالم واپس لے لوں گا، اور تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا، اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے ان (کی ایذا) سے تمہیں پاک کردوں گا۔ اور جن لوگوں نے تمہاری اتباع کی ہے، ان کو قیامت کے دن تک ان لوگوں پر غالب رکھوں گا جنہوں نے تمہارا انکار کیا ہے۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، اس وقت میں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے کئے ہیں۔

1:... میں آپ کو پورا پورا لے لوں گا۔

2:... میں آپ کو اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

3:... میں آپ کو یہود کی صحبت سے پاک کروں گا۔

4:... میں آپ کو غلبہ عطا کروں گا۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ چاروں وعدے اللہ تعالیٰ نے پورے فرمانے ہیں۔ ان میں سے تین وعدے تو پورے ہو چکے ہیں۔ چوتھا وعدہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد پورا ہوگا۔

قادیانی کہتے ہیں کہ آپ لوگ توفی کا معنی موت نہیں کرتے حالانکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا معنی موت کیا ہے جو بخاری شریف میں موجود ہے۔ اگر توفی کا معنی موت کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اگر دیکھا جائے تو وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ اور اس آیت کے معنی میں وہ تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں۔ یعنی اس آیت میں موجود چاروں وعدوں کو مانتے ہیں لیکن اس ترتیب کے ساتھ نہیں جو آیت میں درج ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع کیا پھر تطہیر کی۔ پھر غلبہ عطا ہوگا اور آخر میں جب سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا وقت ان کے دوبارہ نزول کے بعد ہوگا تو ان کی وفات ہو جائے گی۔

جبکہ مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ قرآن پاک کی بعض آیات میں تقدیم وتاخیر ہوتی ہے۔

جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"بجز دو چار مقامات کے قرآن شریف میں ظاہری ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد15 صفحہ456)

"یہ ضروری نہیں کہ حرف واو کے ساتھ ہمیشہ ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہو۔"

(روحانی خزائن جلد15 صفحہ454)

یہاں مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ قرآن پاک کے دو چار مقامات ایسے ہیں جہاں ظاہری ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

لیکن جس آیت کے بارے میں ہم گفتگو کر رہے ہیں اس کے بارے میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: "اس میں تقدیم وتاخیر کرنا یہودیانہ صفت ہے۔" (روحانی خزائن جلد15 صفحہ454)

آیئے ناظرین اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ خود مرزا قادیانی نے اس آیت کے معنی میں تقدیم وتاخیر کی ہے۔ اس آیت میں موجود چار وعدوں میں سے پہلے دو وعدوں کو مرزا قادیانی نے اپنے بیان کئے گئے مفہوم کے مطابق قرآن پاک کی ظاہری ترتیب سے مانا ہے، جبکہ چوتھے وعدے کو تیسرے نمبر پر مانا ہے، اور تیسرے وعدے کو چوتھے نمبر پر مانا ہے:

مرزا قادیانی کے بقول پہلا وعدہ یعنی توفی کا وعدہ واقعہ صلیب کے 87 سال بعد پورا ہوا۔ (روحانی خزائن جلد21 صفحہ401)

مرزا قادیانی کے بقول دوسرا وعدہ یعنی

رفع کا وعدہ بھی واقعہ صلیب کے 87 سال بعد ہی پورا ہوا۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 234)

مرزا قادیانی کے بقول تیسرا وعدہ یعنی تطہیر کا وعدہ مرزا قادیانی کے دور میں پورا ہوا۔ (روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 54)

مرزا قادیانی کے بقول چوتھا وعدہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے 300 سال بعد پورا ہوا۔ (روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 322)

معزز قارئین مرزا قادیانی کے حوالہ جات سے پتہ چلا کہ مرزا قادیانی نے خود اس آیت میں تقدیم و تاخیر کی ہے اور اپنے ہی فتویٰ کے مطابق یہودیوں کی صفت اختیار کی ہے۔

کیونکہ اگر اس آیت میں تقدیم و تاخیر نہ ہوتی تو تیسرا وعدہ یعنی تطہیر کا وعدہ مرزا قادیانی کے دور میں کیوں پورا ہوتا اس وعدے کو تو چوتھے وعدے یعنی غلبے کے وعدے سے بھی پہلے پورا ہونا چاہیے تھا اور غلبے کا وعدہ مرزا قادیانی کے مطابق تیسری صدی عیسوی میں پورا ہوا۔

اللہ تمام قادیانیوں کو ہدایت عطا فرمائے اور اسلام کے وسیع دامن میں آنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ ☆☆☆

طب نبوی

تربوز

"عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل البطیخ بالرطب فیقول نکسر حر ہذا ببرد ہذا وبرد ہذا بحر ہذا۔" (۱۰۹)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو گدر کھجور کے ساتھ کھاتے اور فرماتے اس (کھجور) کی گرمی اس کی سردی کے ساتھ ہم توڑتے ہیں اور اس (تربوز) کی سردی اس کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہیں۔"

تربوز کا پودا بیل کی شکل میں ہوتا ہے جس کی لمبائی تقریباً تیس پینتیس فٹ تک ہوتی ہے۔ پتے روئیں دار، کھردرے پانچ حصوں میں بٹے ہوئے کریلے کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں۔ پھل چھوٹے بڑے اور درمیانی سائز کے ہوتے ہیں اور پکنے پر گلابی یا سرخ ہو جاتے ہیں، جس کے اندر کالے، سرخ، سفید اور چتکبرے بیج بھرے ہوتے ہیں۔ پھل کے اوپر کا چھلکا گہرا سبز یا سبز دھاری دار اور بغیر دھاری کے بھی ہوتا ہے۔ حال ہی میں اس کی ایک اور قسم وجود میں آئی ہے جو لوکی کی شکل میں لمبا ہوتا ہے اور رنگ بھی لوکی سے قدرے مشابہ ہلکا سبز ہوتا ہے۔

تربوز گرمی اور خون کے جوش اور گھبراہٹ کو کم کرتا ہے، پیاس بجھاتا ہے، قبض کشا ہے، پیشاب جل کر، یا رک رک کر آنے اور سوزاک کے مرض میں اکسیر۔ میعادی اور گرمی کے بخاروں میں مفید ہے۔ سوزش معدہ، صفرا کی زیادتی، اسہال صفراوی اور آنتوں کی سوزش میں اکسیر ہے۔ یرقان و پتھری میں بھی مفید ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق اس کے بیجوں میں Cucurbocitrin (ککر بوسی ٹرن) نامی ایک جزو پایا جاتا ہے جو جسم کے باریک ریشوں اور خون کی نالیوں کو پھیلا دیتا ہے جس سے بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ تربوز کے بیج کا مغز بدن کو موٹا کرتا ہے۔ گردوں سے فاسد مادہ خارج کرنے کے لئے تربوز کا استعمال بہت مفید ہے۔ تربوز میں موجود لائیکوپن نامی جزو سرطان کے مرض کو روکنے میں موثر ثابت ہوتا ہے۔

۱:... اس کے بیجوں کا مغز گھوٹ کر اس میں مصری اور پانی ملا کر پینے سے دل کی کمزوری اور دھڑکن کو آرام ملتا ہے۔

۲:... ان بیجوں کے مغز میں پانی، چھوٹی الائچی اور زیرہ ملا کر گھوٹ لیا جائے تو یہ سکون بخش مشروب بن جاتا ہے۔

۳:... اس کے علاوہ ان بیجوں کے مغز کو گھوٹ کر مصری اور مکھن ملا کر کھانے سے وہم کے مرض کو فائدہ ہوتا ہے۔

۴:... تربوز کے گودے کو نچوڑ کر اس کے پانی میں الائچی اور چینی شامل کر کے شربت بنایا جائے تو یہ شربت گھبراہٹ، پیشاب کی جلن اور لو لگنے میں مفید ہے۔

۵:... نیم پختہ تربوز کا مربہ بھی بنایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر غزالہ علیم

تبصرۂ کتب

حدیثِ دِل (جلد چہارم)

تالیف: حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ
جمع و ترتیب: حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ،
صفحات: ۶۱۶۔ قیمت: درج نہیں، ناشر: مکتبہ ختم نبوت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔

اس دنیائے فانی میں بے شمار انسان آئے اور گزر گئے اور یقیناً ہر ایک کو اس دنیا سے جانا ہی ہے، کوئی نہیں ہے جو اس دنیا میں ہمیشہ رہے سوائے اُس ذاتِ واحد کے، لیکن ان گزر جانے والے انسانوں میں بھی بہت سی ایسی کامیاب و کامران ہستیاں گزری ہیں کہ جو اپنی نیکی و تقویٰ، خدا خوفی و خدا ترسی، علم و عمل، جہد و عزیمت، تواضع و انکساری، عاجزی و فروتنی اور مجاہدہ و استقامت جیسی اعلیٰ وارفع صفات کی بدولت آج تک لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں، اگرچہ ان کا وجود اس دنیا میں نہیں رہا لیکن ان کے چرچے آج بھی موقع بموقع ہوا کرتے ہیں، وہ اس فانی دنیا کو چھوڑ کر راہیِ عقبیٰ ہوگئے لیکن اُن کے نیک اعمال، اُن کی نیک صفات اور ان کے انقلابی کارناموں نے لوگوں کی زندگیاں بدل ڈالیں ان ہی میں ایک ہمارے مخدوم و محترم بزرگ ”مولانا سعید احمد جلال پوریؒ“ بھی تھے۔ مولانا سعید احمد جلال پوریؒ اس دنیا میں زندگی بتانے کا ”پچپن سالہ“ وقت لے کر آئے تھے، جس میں اُن کی زندگی کے ابتدائی ”۲۰ سال“ تعلیم کے حصول میں گزر گئے، جس کو ہم ”۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۷ء“ تک کا عرصہ شمار کرسکتے ہیں، اور درمیانی ”۲۵ سال“ کا عرصہ جو ”۱۹۷۸ء سے ۲۰۰۰ء“ تک کا ہے، اُنہوں نے اپنے وقت کے پختہ علم عالم دین، مایہ ناز قلم کار اور شیخ وقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی صحبت میں گزار دیا، گویا ۲۵ سال کا عرصہ علم و عمل کے حصول میں گزر گیا، عملی میدان میں کچھ کر دکھانے کا وقت ۲۰۰۰ء میں میسر آیا جب کہ شیخ وقت شہادت کی خونی ردا اوڑھ کر سفر آخرت کو روانہ ہوچکے تھے،

مولانا جلال پوریؒ نے قلم سنبھالا تو دیکھنے والے اور پڑھنے والے دم بخود رہ گئے کہ صرف نام تبدیل ہوا ہے، لگتا ہی نہیں کہ علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ اور مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اس دنیا سے چلے گئے، یقین کیجیے کہ ماہنامہ بینات کے صفحات ہی نہیں ہفت روزہ ختم نبوت اور جنگ اخبار کے اسلامی صفحہ کا بھی یہی حال تھا کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی چلے گئے کہ مولاناؒ نے اپنے اکابر کے طرزِ تحریر اور اندازِ تحریر سے سرِ مو انحراف نہیں کیا۔ اُن کی تحریر علم و ادب سے معمور ہوتی، اور فصاحت و بلاغت سے لبریز ہوتی، اس میں زبان کی چاشنی و حلاوت بھی بکھری نظر آتی، واقعہ یہی ہے کہ مولانا رحمہ اللہ کی تحریر اہلِ ذوق مزے لے لے کر پڑھتے اور نہ صرف یہی بلکہ اللہ نے ان کو لکھنے کے شوق اور ذوق کے ساتھ ساتھ ایک تڑپتا دل بھی عطا فرمایا تھا، جو دل علامہ بنوریؒ اور مولانا لدھیانوی رحمہما اللہ کے سینہ میں دھڑکتا تھا۔ مولانا رحمہ اللہ نے ۲۰۰۰ء سے بینات کا اداریہ لکھنا شروع کیا تھا، ان اداریوں کو مولاناؒ نے ”حدیث دل“ کے نام سے تین جلدوں میں اپنی زندگی میں ہی شائع کردیا تھا، ان تین جلدوں کے شائع ہوجانے کے بعد بھی مولانا رحمہ اللہ نے کافی تعداد میں اداریے لکھے اِدھر دوسری طرف ۲۰۰۷ء کے بعد سے ہفت روزہ ختم نبوت کا اداریہ بھی مولاناؒ کے ذمے ہوگیا تھا، چناں چہ ان اداریوں کی تعداد بھی اچھی خاصی ہوگئی تھی جو بحمداللہ اب ”حدیث دل“ (جلد چہارم) کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوگئے ہیں، جس کا سہرا حضرت جلال پوری شہیدؒ کے رفیقِ خاص، خلیفہ مجاز اور ماہنامہ بینات کے نائب مدیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ کے سر ہے، جنہوں نے نہایت محبت و عقیدت سے اپنے شیخ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید نوراللہ مرقدہٗ کے مضامین و مقالات کو جمع فرماکر اسے ایک خوبصورت علمی و ادبی گلدستہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش کیا۔ بلاشبہ یہ تحریریں بڑی معلوماتی، تجزیاتی، علمی، ادبی، اثر انگیز اور مطالعہ کا ذوق رکھنے والوں کے لئے بڑی دلچسپ ہیں، لیکن ان سب کے باوجود اس کتاب کی اصل روح اسلامی حمیت و غیرت کا درس ہے۔ مولانا رحمہ اللہ جب کسی دین دشمن پر گرفت کرنے کے لئے قلم اُٹھاتے ہیں تو لگتا ہے کہ جان ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ کارزار میں اُتر گئے ہیں اور یا تو اسلام اور مسلمانوں کو اس کی دین دشمنی سے نجات دلائیں گے یا خود اپنا فریضہ ادا کرتے ہوئے جان جاں آفریں کے سپرد کرکے سرخ رو ہوجائیں گے، اور نہ صرف یہی بلکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ مسخ کرنے والوں کو بھی رعایت دینے کے روادار نہیں ہیں بلکہ جہاں کہیں کسی لکھنے والے نے تاریخی ریکارڈ خراب کیا تو مولانا رحمہ اللہ نے بغیر کسی مداہنت کے سنجیدہ اور متین انداز میں اس پر نقد کیا اور تاریخی ریکارڈ ہمیشہ درست رکھا، اسی طرح بعض تحریریں اصلاحی نوعیت کی بھی ہیں جن میں ہر ایک مسلمان کے لئے موعظت و بصیرت کا بڑا سامان موجود ہے۔

الغرض یقین سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ پڑھنے والوں کے لئے اس کتاب میں ادب کی چاشنی بھی ہے، علم کا نور بھی ہے، معلومات کا خزانہ بھی ہے، حالاتِ حاضرہ سے آگاہی بھی ہے، وعظ و نصیحت بھی ہے غرض بے شمار خوبیوں اور فوائد پر مشتمل ”حدیث دل“ واقعی دل کو جلا اور سکون بخشنے والی کتاب ہے۔

مولانا سید محمد زین العابدین، کراچی

مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

(۴۳)

حافظ عبیداللہ

مرزا قادیانی کے رؤیا والہامات کے چند نمونے

''عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔'' (تذکرہ، صفحہ 161 طبع چہارم)

''ہے کرشن رُودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔'' (تذکرہ، صفحہ 312 طبع چہارم)

''آریوں کا بادشاہ آیا۔'' (تذکرہ، صفحہ 313 طبع چہارم)

''ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔'' (تذکرہ، صفحہ 344 طبع چہارم)

''تمہارا امام ہے علی پاس۔''

(تذکرہ، صفحہ 423 طبع چہارم)

''خاکسار پیپرمنٹ۔'' (تذکرہ، صفحہ 443 طبع چہارم)

''کرنسی نوٹ۔'' (تذکرہ، صفحہ 508 طبع چہارم)

''کلیسیا کی طاقت کا نسخہ۔''

(تذکرہ، صفحہ 527 طبع چہارم)

''امین الملک جے سنگھ بہادر۔''

(تذکرہ، صفحہ 568 طبع چہارم)

''واللہ! واللہ! سِدّھا ہویا اَوْ لُو۔''

(تذکرہ، صفحہ 631 طبع چہارم)

''علم الدرمان ۲۲۳۔ فرمایا: علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔ اس کے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں اس سے کیا مراد ہے۔''

(تذکرہ، صفحہ 572 طبع چہارم)

''غلام احمد کی جے۔'' (تذکرہ، صفحہ 613 طبع چہارم)

''خواب میں دکھائے گئے (1) دو اُسترے (2) عطر کی شیشی۔'' (تذکرہ، صفحہ 659 طبع چہارم)

''تائی آئی ...... پھر الہام ہوا ......'' تار آئی۔'' (تذکرہ، صفحہ 665 طبع چہارم)

''کچلہ کونین فولاد، یہ ہے دوائے ہمزاد۔''

(تذکرہ، صفحہ 674 طبع چہارم)

''ہٹی ہٹی گئی۔'' (تذکرہ، صفحہ 681 طبع چہارم)

''تو پہ یا طوپہ'' (تذکرہ، صفحہ 658 طبع چہارم)

''آئی ایم کورلر (I am quarreler)۔''

(تذکرہ، صفحہ 43 طبع چہارم)

''آئی لو یو (I Love You)۔'' (تذکرہ، صفحہ 50 طبع چہارم)

''آئی کین وہٹ آئی ول ڈو (I can what I will do)۔'' (تذکرہ، صفحہ 50 طبع چہارم)

''وی کین وہٹ وی ول ڈو (We can what we will do)۔'' (تذکرہ، صفحہ 50 طبع چہارم)

''آئی ایم بائی عیسےٰ (I am by Isa)۔''

(تذکرہ، صفحہ 51 طبع چہارم)

''یس آئی ایم ہپی (Yes, I am happy)۔'' (تذکرہ، صفحہ 51 طبع چہارم)

''لائف آف پین (Life of pain)۔''

(تذکرہ، صفحہ 51 طبع چہارم)

''ذوآل من شڈ بی آنگری بٹ گاڈ از وِد یو۔ ھی شل ہلپ یو۔ ورڈس آف گاڈ ناٹ کین ایکس چینج۔''

Thoug all men should be

angry but God is with you

He shall help you

Words of God not can

exchange (تذکرہ، صفحہ 92، طبع چہارم)

''ہی ہالٹس اِن دی ضلع پشاور

(He halts in the Zilla Peshawar) (تذکرہ، صفحہ 92، طبع چہارم)

''(اے) ورڈ اینڈ ٹو گرلز (A word and two girls)۔'' (تذکرہ، صفحہ 505، طبع چہارم)

مرزا قادیانی کی تحریفات

دوستو! مرزائی مذہب کی بنیاد ہے جھوٹ، دھوکہ اور فریب۔ اس مذہب کا بنیادی اصول ہے کہ اللہ جل شانہ کا قرآن اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سارا کا سارا ایک معمہ اور چیستان ہے، قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ اشارے اور استعارے ہیں، اور یہ استعارے اور اشارے 1300 سال تک نہ کسی صحابی کو سمجھ آئے، نہ کوئی مفسر یا محدث ان کی مراد سمجھ سکا، یہ تمام لوگ ظاہری مفہوم کو ہی حقیقی سمجھ کر امت کو بتاتے رہے اور امت بھی انہی کی بات پر یقین کرتی رہی، یہاں تک کہ 13 صدیوں کے بعد سیالکوٹ کچہری کے ایک عرضی نویس منشی نے یہ معمے حل کیے، اس نے بتایا کہ قرآن وحدیث میں جہاں ''عیسیٰ بن مریم'' آیا ہے اس سے مراد غلام احمد بن چراغ بی بی ہے، جہاں ''دمشق'' کا لفظ آیا ہے وہ اشارہ ہے قادیان کی طرف، ''باب لُدّ'' کا مطلب ہے لدھیانہ، ''مسجد اقصیٰ'' سے مراد قادیان کی مرزائی عبادت گاہ، ''دجال'' سے مراد عیسائی فتنہ اور عیسائی پادری اور کبھی شیطان اور نہ جانے کیا کیا، ''دجال کو قتل کرنے'' کا مطلب مباحثے میں غالب

آنا، ''دجال کا گدھا'' ریل گاڑی۔ جس پر وہ خود پوری زندگی سفر کرتا رہا اور مرنے کے بعد بھی لاہور سے قادیان اسی گدھے پر لایا گیا! ''یروشلم'' کا مطلب قادیان، ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دو زردی مائل چادروں میں نازل ہونے کا مطلب'' دوران سر، کثرت پیشاب اور پیچش کی بیماری، ''موت'' کا مطلب فتح، ''مریم'' سے مراد مرزا قادیانی، ''ابن مریم'' سے مراد بھی مرزا غلام قادیانی وغیرہ، یہ صرف ایک نمونہ ہے ان تفسیری رازوں کا جو قادیان کے نقلی مسیح پر اس کے خدا (جس کا نام اس نے یلاش بتایا ہے) نے ظاہر کیے اور اس سے پہلے نہ خیر القرون میں ان استعاروں کو کوئی سمجھ سکا اور نہ اس کے بعد کی صدیوں میں مرزا کے پیدا ہونے تک کسی کو ان کی ہوا لگی۔ اس نئی مرزائی لغت کے لئے مرزا قادیانی نے قرآن وحدیث میں بھی صریح تحریفات کیں۔

مرزا غلام قادیانی نے نہ صرف قرآن کریم اور حدیث شریف پر صریح جھوٹ بولے (جس کی چند مثالیں پہلے بیان ہوئیں) بلکہ ایسا بھی ہوا کہ کبھی اس نے احادیث کے اندر اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ کردیا، کبھی حدیث کے الفاظ میں تبدیلی کردی اور کبھی اپنی دلیل کے طور پر کوئی حدیث پیش کی لیکن اس میں وہ الفاظ جان بوجھ کر ذکر نہ کیے جس سے اس کے فریب کا پردہ چاک ہونے کا ڈر تھا، یہی نہیں مرزا قادیانی نے تورات وانجیل (بائبل) پر بھی جھوٹ بولے اور جھوٹے حوالے پیش کیے۔

مرزائی تحریفات اور کذبات کی ایک لمبی فہرست ہے، ہم یہاں صرف نمونے کے طور پر چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

حدیث کے الفاظ میں تبدیلی کرنے کی مثال

مرزا قادیانی نے ایک جگہ لکھا:

''نسائی نے ابوہریرہ سے دجال کی صفت میں یہ حدیث لکھی ہے یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضأن السنتهم احلی من العسل وقلوبهم قلوب الذئاب أبی یغترون أم علی یجترئون ۔الخ یعنی آخری زمانے میں ایک گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے، خدا کہے گا کہ کیا تم میرے حلم کے ساتھ مغرور ہوگئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے لگے۔ جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ کنز العمال''۔

(تحفہ گولڑویہ، رخ جلد 17 صفحہ 211، حاشیہ)

ان عربی الفاظ کے ترجمے میں مرزا نے جو ڈنڈیاں ماری ہیں ان سے تعرض کیے بغیر ہم آپ حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ مرزا نے حدیث لکھنے سے پہلے لکھا کہ ''نسائی نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے'' اور حدیث لکھنے کے بعد کنز العمال جلد 7 صفحہ 174 کا حوالہ دیا۔ ہمیں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کتاب میں یہ روایت نہیں ملی، اگر مرزا قادیانی کا کوئی مرید ہمیں امام نسائی کی اس کتاب کا حوالہ دیدے جس میں انہوں نے یہ روایت ذکر کی ہے تو ہم اس کے ممنون ہوں گے۔

آگے چلنے سے پہلے ایک اور دھوکے کا ازالہ کردیں، اسی صفحے (یعنی رخ جلد 17 صفحہ 211) کے نیچے کتاب کے ناشر کی طرف سے بھی دو سطری حاشیہ لکھا گیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''کنز العمال کے موجودہ ایڈیشنوں میں تبدیلی کی گئی ہے حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ ناقل) کے زیر نظر کنز العمال مطبوعہ حیدر آباد دکن 1312 ہجری کا ایڈیشن تھا۔''

کیا آپ جانتے ہیں ناشر کو یہ لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس لئے کہ کنز العمال کی اس روایت میں لفظ ''دجال'' نہیں بلکہ ''رجال'' ہے یعنی الفاظ اس طرح ہیں ''یخرج فی آخر الزمان رجال'' آخری زمانے میں بہت سے آدمی یا لوگ نکلیں گے، اس کے بعد سب جمع کے صیغے ہیں جو کہ ''رجال'' سے متعلق ہیں، مرزا قادیانی چونکہ دجال کو ایک گروہ ثابت کرنا چاہتا تھا، اس لئے اس نے حسب عادت ''رجال'' کو ''دجال'' بنادیا، اور اس کو اتنا بھی علم نہ ہوا کہ ''دجال'' مفرد اور واحد ہے اس کی جمع ''دجالون یا دجاجلة'' وغیرہ آتی ہے، اور اس حدیث میں آگے تمام صیغے اور ضمیریں جمع کی ہیں ...... یختلون ...... یلبسون ...... السنتهم ...... قلوبهم...... وغیرہ، کنز العمال میں اس روایت کا نمبر ہے 38443 دنیا کا کوئی بھی کنز العمال کا نسخہ اٹھالیں اس میں ''رجال'' ہے ''دجال'' نہیں، آپ مرزا قادیانی کے مبلغ علم کا اندازہ اس سے لگائیں کہ کنز العمال میں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے ''ت عن ابی هریرة'' (ت) سے مراد ہے سنن ترمذی، یعنی یہ روایت کنز العمال کے مصنف نے ترمذی شریف سے لی ہے، (یاد رہے کہ کنز العمال احادیث کا ایک مجموعہ ہے جس کے اندر مختلف کتب سے احادیث کو جمع کیا گیا ہے اس میں احادیث کی سند ذکر نہیں کی جاتی بلکہ روایت ذکر کرنے کے بعد جس کتاب سے وہ لی گئی ہے اس کا رمز یا اشارہ لکھ دیا جاتا ہے) اور جب ہم سنن ترمذی میں یہ روایت دیکھتے ہیں تو وہاں بھی لفظ ''رجال'' ہے نہ کہ ''دجال'' (دیکھیں سنن ترمذی:

حدیث نمبر 2404)، اب چونکہ مرزا نے لفظ میں تحریف کی تھی اس پر پردہ ڈالنے کے لئے ناشر نے وہ حاشیہ لکھا جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں، اور وہ یہ دھوکہ دینا چاہتا ہے کہ لفظ اصل میں ''دجـــال'' ہی ہے اور کنز العمال کے موجودہ ایڈیشنوں میں تبدیلی کردی گئی ہے۔ یہی جھوٹ مرزائی پاکٹ بک کے مصنف نے بھی بولا ہے اور لکھا ہے:

''یہ دجال دال کے ساتھ ہی ہے چنانچہ کنز العمال جلد 7 صفحہ 8 مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ حیدرآباد دکن میں دال ہی کے ساتھ ہے، قلمی نسخے میں بھی دال ہی کے ساتھ ہے۔''

(مرزائی پاکٹ بک، صفحہ 525)

اب غور کریں مرزا نے پہلے امام نسائی کا حوالہ دیا، انہوں نے ایسی کوئی روایت بیان نہیں کی، پھر اس نے کنز العمال جلد 7 صفحہ 174 کا حوالہ دیا، ناشر نے حاشیہ میں لکھا کہ یہ کنز العمال مطبوعہ حیدرآباد دکن سنہ 1312 ہجری کا حوالہ ہے، پاکٹ بک والے نے جلد 7 صفحہ 8 لکھا، اب مرزائی جماعت بتائے کہ یہ کون سی کنز العمال ہے؟ اور صفحہ نمبر 174 ٹھیک ہے یا صفحہ نمبر 8؟ اور پھر کنز العمال کے مصنف نے یہ روایت لی ہے ترمذی سے تو وہاں کیا ہے؟ اس پوری روایت کی عربی عبارت ''دجـال'' کے ساتھ ٹھیک بنتی ہے یا ''دجـال'' کے ساتھ؟ لیکن مرزائی فریب ملاحظہ کریں کہ الٹا انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ یہ جھوٹ بولا جارہا ہے کہ اصل لفظ ''دجال'' دال کے ساتھ ہی ہے بعد میں اس میں تبدیلی کردی گئی ہے۔ پھر اگر فرض کرلیں کہ کنز العمال کے کسی نسخے میں طباعت یا کتابت کی غلطی سے ''راء'' کی جگہ ''دال'' لکھا گیا ہو تو کیا مرزا قادیانی اس قدر کم علم تھا کہ اسے یہ پتہ ہی نہ چلا کہ یہ روایت کنز العمال والے نے ترمذی سے لی ہے اور آخر میں اس کا حوالہ بھی دیا ہے تو میں ترمذی سے دیکھ لوں وہاں کیا ہے؟ ۔اسے یہ بات بھی سمجھ نہ آئی کہ اس روایت میں جمع کے صیغے اور ضمیریں ہیں اور لفظ ''دجال'' مفرد ہے؟ اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ سنن نسائی میں یہ روایت سرے سے ہے ہی نہیں؟ اس کا تو یہ دعویٰ تھا کہ ''خدا نے مجھے مسیح موعود مقرر کرکے بھیجا ہے اور مجھے بتادیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے'' (اربعین نمبر 4، رخ جلد 17 صفحہ 454)۔ لیکن مرزا کے خدا (ٹلاش) نے اسے یہ نہ بتایا کہ کنز العمال اور ترمذی میں لفظ رجال ہے دجال نہیں اور نسائی نے تو یہ روایت ذکر ہی نہیں۔ یہ صرف تحریف ہی نہیں بلکہ مرزا کے علم حدیث سے نابلد ہونے کی ناقابل تردید دلیل بھی ہے۔

(جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

فیصل

قیمت3000روپے
وزن600گرام

معجون قوت اعصاب زعفرانی

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

33 اجزاء

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔

جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے
وزن 500 گرام

پاکستان بھر میں
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیصل FOODS

گزشتہ سال کی طرح
اس سال بھی

حضرت مولانا
محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ
کی قائم کردہ تعلیمی و اصلاحی درسگاہ دارالعلوم سیدنا یوسف بنوری میں

دورۂ تفسیر قرآن کریم و ردِّ فرقِ باطلہ

بطرز: حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

مفسر قرآن
حضرت درخواستی کے تلمیذ خاص، علمی و فکری جانشین
حضرت مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم العالیہ
مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان
بتاریخ ۶ شعبان المعظم تا ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ
بمطابق 3 مئی تا 11 جون 2017ء

خصوصیات
★ قرآن کریم سمجھنے کیلئے ضروری قواعد و ضوابط ★ قرآن کریم کے بنیادی اصول
★ ہر سورۃ کا موضوع و خلاصہ، ہر رکوع کا خلاصہ اور اس کا ماخذ
★ شانِ نزول، ربط بین الآیات، مشکلاتِ قرآن ★ سیاستِ انبیاء
★ خلافتِ اسلامیہ کی حقیقت، فرقِ باطلہ کی تردید اور علمائے حق کے مسلکِ اعتدال پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مدرسین کیلئے خصوصی نشست
جس میں صرف و نحو و دیگر فنون کی تدریس کا انداز سکھایا جائیگا۔
اس سعادتِ عظمیٰ میں اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی شرکت کر سکتے ہیں۔

الداعی الی الخیر
مولانا محمد طیب لدھیانوی
داخلہ کے خواہشمند حضرات 3 عدد تصاویر، سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لائیں۔

نوٹ: طالبات اور خواتین کیلئے بھی دورۂ تفسیر میں شرکت کا انتظام کیا گیا ہے۔

بمقام
دارالعلوم سیدنا یوسف بنوری و جامع مسجد خاتم النبیین

گلشن یوسف، پوسٹ آفس سوسائٹی سیکٹر 13/A اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی فون
0321-9275680
0321-9264592
021-34647711
www.shaheedeislam.com info@shaheedeislam.com

ایک عظیم علمی، ادبی، سوانحی اور تاریخی شاہکار دستاویز

چمنستانِ ختمِ نبوّت کے گلہائے رنگا رنگ

ایسے ۹۴۴ نفوسِ قدسیہ کا تذکرہ وسوانح، حالات وحکایات جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے خدمات سرانجام دیں۔

ترتیب شاہینِ ختمِ نبوّت

مولانا اللہ وسایا حفظہ اللہ

تین جلدوں کا مکمل سیٹ

قیمت صرف 500 روپے

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت

حضوری باغ روڈ، ملتان پاکستان 061-4783486